عطیہ کتاب نقد ... استاذی المحترم ... مولوی ... عبد القادر

أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ الخ

احادیث کے تفصیلی اقسام اور اصول حدیث کے ضروری
مسائل اور محدثین صحاح ستہ کے اجمالی فضائل کا مجموعہ یعنے

رسالہ

معیار الحدیث

مولفہ

جامع علوم نقلی ماہر فنون عقلی عالم فاضل عارف حقائق انسانی
جناب ابو الحسنات مولوی قاضی حکیم محمود صمدانی حیدرآبادی حفظہ اللہ عن الحساد والاعادی

مطبع شمس الاسلام حیدرآباد میں طبع ہوا

فہرست صحت نمائے اغلاط رسالہ معیار الحدیث

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١	٢	٣	۴	١	٢	٣	۴
١	١٣	قوت	قوت	١٧	١٢	علی الصباع	علی الصباح
٢	۴	مشائیخین	مشائخین	١٨	٨	کرلیجنے	کرلیجئے
۴	١۴	طبہ	طلبہ	٢١	١٢	ریہ	زہر
٦	٣	حدیث ص	حدیث قدسی	٢٣	٥	سہ	
٨	١	بالکذاب	بالکذب	٢٣	٢٠	ہوگا	نہوگا
٨	٩	نعت	لغت	٢۴	١٧	بہرا	بہر
٨	١۴	محدتین	محدثین	٢۴	٢١	مروی	مروج
١١	١٧	اخبرلی	اخبرنی	٢٦	١۴	حقیقہ	حقیقت
١١	٢١	دسجانی	دیجاتی	٢٧	١٢	معتدیہ	معتدبہ
١٢	٢٢	اون اون	اون	٢٧	٢٢	قدلجوہ	فذبجوہ
١٣	١٢	ستاذبہ تنا	ممتاز نہ تہا	٢٨	١٥	کرتا	کرنا
١٣	١٥	اشارہ	اشارے	٢٨	١٢	کرتا	کرنا
١٢	١٢	چاہنے	چاہیے	٢٨	٢٠	گناہ	گناہ
١٦	١۴	یرید	یزید	٢٨	٢١	معل	فعل
١٦	١٥	سعیت	شعیب	٢٩	٣	یہ تشدید	بہ تشدید
١٧	٨	والدہ	والدہ	٢٩	٢٢	پرکردی ہے	کردیا گیا
١٨	١١	جناب اری	جناب باری	٣٠	٢		

۳۰	۵	عشی	عیشی	۴۰	۱۵	وارثہ مستحق ہوسکتی ہیں نہیں	ورثہ مستحق ہوسکتی ہیں نہیں
۳۰	۸	عبسی	عنسے	۴۰	۲۰	ورثہ	ورثہ
۳۱	۳	بزبدہ	بردہ	۴۰	۲۱	سے	ہے
۳۱	۱۳	بلے تحتانیہ	یلے	۴۰	۲۲	سیے	×
۳۲	۲۲	بار	با	۴۰	۲۳	سے	ہے
۳۳	۲	ابوقبس زماد	ابوقیس زیاد	۴۰	۲۵	یاس	پاس
۳۳	۱۱	شیخنین	صحیحین	۴۰	۲۶	ماطل	باطل
۳۳	۱۱	حدیث	واقع ہو	۴۱	۱	مزابنتہ	مزابنہ
۳۴	۳	حربی	جرمی	۴۱	۳	(د)	×
۳۴	۱۹	انصاری	انصار	۴۱	۱۹	کرنے	کرتے
۳۵	۳	مبن	مین	۴۱	۲۰	علماؤن	علما
۳۵	۱۱	بیاے	بباے	۴۲	۸	البوانی	البواقی
۳۵	۱۶	توری	توزی	۴۲	۱۷	ہواکرلی	ہواکرتی
۳۵	۲۰	ہمرہ	ہمزہ	۴۲	۱۸	سے معنے ہین	معنے ہے
۴۰	۵	رقی عہ	رقی عہ۲	۴۲	۲۰	فراۃ	قراۃ
۴۰	۱۰	بین الظہر	بین الظہر والعصر	۴۳	۱۱	منیقر القران	فیقرر القران

فہرست مضامین رسالہ معیار الحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السعی منی والاتمام من اللہ

ہمارے مقدس اسلامی مذہب کا اصولی مسئلہ یہہ نہین ہے کہ کتاب و سنت رسول چہوڑ دیجائے اور معمولی حضرات کے اقوال و افعال پر عمل کیا جائے ہمارے اسلامی دنیا کے ابدی بقا کے لئے مہر نیمروز روشن کتابین ایسے دئے گئے ہین جسپر عمل کرنا گمراہی سے نجات پانا۔ اور منزل مقصود کے زینہ پر قدم جمانا ہے۔
یہہ مانا کہ کسی کی لاعلمی۔ یا کم علمی۔ یا کم فہمی۔ یا کم سوادی۔ ضرور مسائل کے استخراج سے عاجز ہے مگر اوسکے نسبت یہہ باور نہین کیا جاسکتا کہ اوسکا مستخرج و مستنبط فقہی مسائل پر عمل کرنا اصولی مسئلہ کے منافی ہو۔ میرا یہہ خیالی مجرد بیان اس دعوے پر اوس حد تک لائق اطمینان سمجہا جاتا ہے جس کے نسبت نظر بداہۃ اور بداہۃ عقل کی سچی شہادت مانی جاتی ہو۔ اور نقلیات مین مجرد بیانی اوسی حد تک لائق اطمینان ہوسکتی ہے جہانتک دائرہ تقلیدی ہے یا صرف میدان جہالت
میری اس تمہیدی تقریر سے یہہ بات صاف طور پر ثابت ہوسکتی ہے کہ ہر فرد بشر کو لازم ہے کہ کتاب و سنت پر عمل کرے اور بصورتِ عدم معلوماتِ اصول استنباط و عدم قوتِ استخراج مسائل شرعیہ مستنبط مسائل پر عمل کرنے کو نامناسب خیال کرے

اس مؤلف کا نام **محمود صمدانی** بن مولوی قاضی محمد رکن الدین احمد قادری نقشبندی۔ سہروردی چشتی۔ حنفی۔ بن قاضی مولوی محمد شریف الدین احمد المعروف قاضی شکر اللہ قاضی سرکار ریٹر ضلع اورنگ آباد

صوبہ خجستہ بنیاد۔ جعل اللہ الجنۃ مثواھما

مجھے اس بات پر زیادہ فخر حاصل ہے کہ یہہ رسالہ بھی میری اسلامی پادشاہ پابند اصول شریعت مصطفوی۔ نافذ احکام اوامر و نواہی۔ پیروی خلفاء راشدین تبع صحابہ متطہرین۔ عقیدت مند اولیاء کرام۔ ارادت مند مشائخین ذی الاحترام حافظ حق العباد خائف لواء کفر والحاد۔ عفو کیش۔ رافت منش سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان سپہ سالار فتح جنگ مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ آصفجاہ **نواب میر محبوب علیخان بہادر** خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و مد ظلہ ظلال علی روس العباد الی یوم التناد۔ کے عہد مبارک میں تکمیل ہوا اور میرے استاد عالم باعمل فاضل اکمل۔ فقید المثل۔ عدیم البدل۔ وحید العصر فرید الدہر بحر طمطام حبر قمقام۔ حاوی علوم نقلی جامع علوم عقلی مولانا مولوی محمد منصور علیصاحب مرادآبادی سلمہ الہادی مصنف فتح المبین صدر مدرس مدرسہ دینیہ حیدرآباد دکن۔ صانہ اللہ عن الشر و الفتن کے نظر فیض اثر سے گذرا اور ۴ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۶ روز چہارشنبہ سے طبع ہونے لگا۔

خاص ماہرین فن حدیث اور واقفین اصول اور عام طلبہ سے یہہ عذر کیا جاتا ہے کہ اگر اس رسالہ میں کہیں غلطی پائیں یا میری کم استعدادی کیوجہ سے کوئی لغزش کو ملاحظہ کریں تو ضرور دینی کام اور للہی خیال پیش نظر رکھکر اوسکی اصلاح فرماویں اور دوسرے طبع میں اوسکا لحاظ رکھیں۔ قوم اور ہمارے آنے والے اسلامی نسل کو اپنے دینی اصول سے مالوف بنائیں اعتراضات اور طبع آزمائی سے متنفر نکریں۔ وما من انسان الا۔ قد نسی وما من فعل الا۔ قد خطا وما توفیقی الا باللہ۔ حسبی اللہ ونعم الوکیل ونعم المولی ونعم النصیر یہہ رسالہ جسکا نام (**معیار الحدیث**) ہے ایک مقدمہ (۹) فصلیں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے

مقدمہ

جسمیں چند ضروری باتیں حسب ذیل بیان کئے جائینگے

رسول - انسان کی اوس اکمل فرد کا نام ہے جسکو جناب باری نے مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لئے بھیجا ہو -

صحابہ[1] - اوس مقدس گروہ کا نام ہے جنہون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کی حالت مین ملاقات کی ہو - اور اسلام ہی کی حالت پر انتقال فرمایا -

مہاجرین - اوس مخصوص گروہ صحابہ کا نام ہے جنہون نے بوجہ استیلاء کفار مکہ مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی -

انصار - اون مخصوص قبیلہ عرب کا نام ہے جنہون نے آنحضرت صلعم سے بیعت کی اور ہر حال مین نصرت وجان نثاری کا اقرار فرمایا -

تابعین - اون برگزیدہ جماعت کا نام ہے جنہون نے صحابہ کرام کی ملاقات ایمان کی حالت مین کی ہو اور اسلام ہی کی حالت پر خاتمہ ہوا ہو -

علم حدیث - وہ علم ہے جس سے قول وفعل - وحال نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالاستیعاب معلوم ہو جائے

موضوع - حضرت گرامی کی ذات مبارک ہے صلی اللہ علیہ وسلم

واضع حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین -

غائت - سعادت[2] دارین کو پہونچنا

سند - طریقہ حدیث کا نام ہے جسکو راوی روایت کرتا ہے یعنے وہ طریقہ ہے جو متن تک پہونچا دیتا ہے -

متن - جس تک اسناد منتہے ہو -

---

[1] جو حضرات زمانہ مبارک کو جاہلیت مین پائے - اور صحابہ کرام کے زمانہ مین مشرف باسلام ہوئے اون حضرات کے صحابیت مین اختلاف ہے ۱۲

[2] عمل بالحدیث موقوف علیہ ہے حقیقت سعادت دارین کے لئے خواہ بالذات ہو خواہ بالعرض ۱۲

جامع - اصطلاح محدثین مین اوسکو کہتے ہین جسمین جمیع[۱] اقسام کے احادیث پاے جائین جیسے جامع ترمذی -

مسند و مسانید - اوسکو کہتے ہین جسمین احادیث علی سبیل ترتیب[۲] صحابہ بیان کیے جائین -

معاجم - اوسکو کہتے ہین جسمین احادیث علی سبیل ترتیب[۳] شیوخ مذکور ہون -

اجزا - اوسکو کہتے ہین جسمین شخص خاص[۴] کے مرویات جمع کیے گئے ہون

سنن - اوسکو کہتے ہین جسمین صرف احکام[۵] بیان کیے جائین جیسے سنن ابن ماجہ و سنن ابوداؤد و سنن نسائی و سنن دارمی -

سِیَر - اوسکو کہتے ہین جسمین تاریخی[۶] احادیث مروی ہون -

تفسیر - اوسکو کہتے ہین جسمین قرآن مجید کی تفسیر کے متعلق احادیث مروی ہون جیسے تفسیر مردویہ - و تفسیر دیلمی وغیرہ -

---

۱؎ یعنے احادیث عقائد اور احادیث احکام اور احادیث رقاق اور احادیث داب اکل و شرب و سفر و قیام و قعود - اور وہ احادیث جو تفسیر قرآن اور تاریخی مواد و سیر اور فتن اور مناقب و مثالب کے متعلق مدونین ہون ۱۲

۲؎ ترتیب صحابہ عام اس سے کہ حروف تہجی کے موافق ہو یا سوابق اسلام کے یا شرافت نسب کے موافق ہو. عجالہ نافعہ ۱۲

۳؎ ترتیب حروف تہجی کے موافق ہو یا فضیلت کے لحاظ سے

۴؎ عام اس سے کہ وہ شخص طبقہ صحابہ مین ہو - یا طبقہ تابعین یا تبع تابعین مین ۱۲

۵؎ یعنے احکام سے وہ احکام مراد ہین جو باب الطہارت سے احکام وصایا تک مسائل علی الترتیب فقہ بیان کیے گئے ہین .

۶؎ سیر کے دو قسم ہین - پہلی بدء الخلق جسمین پیدایش آسمان و زمین و حیوانات و جن و شیاطین و ملائک و انبیاء سابقین و امت ہاے گزشتہ کے متعلق احادیث وارد ہون دوسری قسم سیرۃ جسمین حضرت صلعم اور جناب صحابہ کرام اور آل عظام کے متعلق احادیث مروی ہون جیسے سیرۃ ابن ہشام ۱۲

علم اداب - اوسکو کہتے ہین جسمین اکل و شرب و سفر و قیام وغیرہ وغیرہ کے متعلق احادیث مروی ہون -

علم سلوک و زہد اوسکو کہتے ہین جسمین رقاق کے احادیث مروی ہون

علم مناقب اوسکو کہتے ہین جسمین فضائل و مثالب کے متعلق احادیث وارد ہون -

علم فتن - اوسکو کہتے ہین جسمین احادیث فتن وارد ہون

اربعین - اوسکو کہتے ہین جسمین چالیس حدیثین ایک باب مین یا ابواب متفرقہ مین ایک سند یا باسانید متعددہ جمع کئے جائین

ترجمۃ الباب - احادیث کو اون کے موافق تطبیق دینے کا نام ہے -

فصل پہلی شرط راوی مین

وہ حسب ذیل چار ہین

(۱)	شرط	اسلام
(۲)	ایضاً	عقل (۱)
(۳)	ایضاً	ضبط (۲)
(۴)	ایضاً	عدالت (۳)

(۱) عقل بدن انسان مین ایک جوہر مجرد ہے جو اشیاء غائبہ کو بالواسطہ اور اشیاء محسوسہ کو بالمشاہدہ دریافت کرتا ہے

(۲) ضبط راوی اوسوقت معتد بہ ہوتا ہے جب کہ وہ بحسب حاشیہ شروط سے متصف ہو — (۱) ہوشیاری (۲) حفاظت (۳) تیقن۔

(۳) راوی کا عادل ہونا اوسیوقت معتبر سمجھا جاتا ہے کہ جب اوس مین حسب حاشیہ پانچ شرطین پائے جاتی ہون - (۱) بالغ (۲) عاقل (۳) مسلم (۴) متقی (۵) ذی خلق و مروت

اوران شروط کی پوری پوری باتین اور تعریفات ہم نے اپنے رسالہ اصول فقہ مین بیان کیا ہے -

فصل (۲) اقسام حدیث کے بیان مین

احادیث کے اقسام متن وسند وغیرہ کے اعتبار سے ہوا کرتے ہین جسکی حسب ذیل تفصیل ہے

۱ حدیث مقدسی وہ حدیث ہی جسمین جناب باری سے روایت ہو جیسے قال اللہ سبحانہ تعالےٰ یوذینی ابن آدم یسب الدھر وانا الدھر - آہ

۲ " قولی وہ حدیث ہے جسکو آپ نے بزبان خود فرمایا ہو جیسے قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کذا

۳ " فعلی وہ حدیث ہے جسکو آپ نے بذات خود کیا ہو جیسے رأیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فعل کذا

۴ " تقریری وہ حدیث ہی جسکو آپ کرتے دیکھین اور نامناسب نہ سمجھا ہو جیسے نفعل بین یدیہ صلے اللہ علیہ وسلم بکذا -

۵ " مرفوع وہ حدیث ہے جسکی اسناد آپ تک پہونچتی ہو -

۶ " موقوف وہ حدیث ہے جسکی اسناد صحابہ کرام تک پہونچتی ہو جیسے قال عباس بکذا

ف محدثین کے پاس خبر - حدیث کے مرادف مانی جاتی ہے جیسے سنت اور نقل مرادف حدیث ہے پس باین معنی دونون مین نسبت مساوات کی ہوگی - یعنے جہان حدیث صادق آئیگی وہان خبر صادق آئیگی وبالعکس ایک مذہب یہہ بھی ہے کہ حدیث منقول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہین - اور منقول عن الغیر کا نام خبر ہے - پس باین معنے ان دونون مین نسبت عام خاص مطلق کی ہوگی - یعنے ہر حدیث خبر ہو سکتی ہے اور عکس ضرور نہین ہے ۱۲

۷ حدیث مقطوع وہ حدیث ہے جسکی اسناد تابعین تک پہونچتی ہو جیسے قال اعمش[1]

۸ " متواتر۔ وہ حدیث ہے جسکی نسبت بوجہ کثرت رواۃ ثقہ ہر طبقہ مین[2] احتمال کذب باقی نرہے

۹ " مشہور۔ وہ حدیث ہے جسکی دو سے زیادہ ہر طبقہ کے راویون نے روایت کی ہو۔

۱۰ " صحیح لذاتہ۔ وہ حدیث ہے جسمین شرائط مذکورہ پائے جائین۔

۱۱ " صحیح لغیرہ۔ وہ حدیث ہے جسکی اسناد مین بعضے شرائط مذکورہ نہ پائے جائین مگر اور کسی وجہ سے جبر نقصان اسناد ہو جائے

۱۲ " حسن لذاتہ وہ حدیث ہے جسکے اسناد مین جبر نقصان کسی دوسری وجہ سے نہوا ہو۔

۱۳ " حسن لغیرہ۔ وہ حدیث ضعیف ہے جو متعدد طریقون سے مروی ہو

۱۴ " معلق۔ وہ حدیث ہے جسکے ابتداء اسناد سے کوئی راوی گرا ہو

۱۵ " مفصل۔ وہ حدیث ہے جسکے اثناء اسناد سے پے درپے دو راوی گرے ہون

۱۶ " مرسل[3]۔ وہ حدیث ہے جسکے راوی بعد تابعین آخر اسناد سے گرے ہون

۱۷ " منقطع۔ وہ حدیث ہے جسکے راوی ایک یا زیادہ غیر موضع سے گرے ہون

(۱) موقوف و مقطوع کو اثر بھی کہتے ہین۔ ۱۲

(۲) خبر متواتر کے متواتر ہونے کی تعداد بعض نے ۴ شخص و بعض نے ۵ اور بعض نے ۷ اور بعض نے ۱۰ اور بعض نے ۱۲ اور بعض نے ۴۰ اور بعض نے ۷۰ اور بعض نے اس کے سوا مقرر کیا ہے۔ اور ہر ایک نے اپنی اپنی دلیل قائم کی ہے۔

(۳) ارسال مین ہمعصری شرط ہے اور ملاقات مجہول الکیف در امام صاحب رح اور امام مالک رح کے پاس حدیث مرسل مطلقاً مقبول ہے اور امام شافعی رح کے پاس تا وقتیکہ وہ کسی اور وجہ سے قوت نہ پائے مقبول نہین اور امام احمد رح کی اس مسئلہ مین دو قول ہین

۱۸ حدیث موضوع - وہ حدیث ہے جسکو راوی مطعون بالکذاب نے روایت کی ہو

۱۹ 〃 متروک - وہ حدیث ہے جسکے راوی کو حدیث میں جھوٹ کی تہمت لگی ہو

۲۰ 〃 منکر(۱) - وہ حدیث ہے جسکو راوی ضعیف کے مخالف راوی اضعف نے روایت کی ہو

۲۱ 〃 معلل - وہ حدیث ہے جسکے اسناد مین کوئی ایسی باریک علت ہو جسکے سبب سے صحت حدیث مین نقصان سمجھا جاتا ہے۔

۲۲ 〃 مدرج وہ حدیث ہے جسمین راوی اپنے یا غیر کے کلام کو وضاحت معنے یا تقیید مطلق یا بیان لغت کے غرض سے بڑہا دیا ہو۔

۲۳ 〃 مقلوب - وہ حدیث ہے جس کے راویون کے نام مقدم موخر ہو جائین جیسے (عن مرۃ بن کعب دکعب بن مرۃ)

(۱) جس کسی کی غلط بیانی یا کثرت غفلت یا کثرت فسق محدثین کے پاس ظاہر ہو جائے تو ان حضرات کی حدیث محدثین کے پاس منکر ہی سے بانی جاتی ہے۔ نمبر ۱۸ سے نمبر ۲۰ تک اور ایک نمبر ۲۳ جو اقسام احادیث بیان کئے گئے ہین اون احادیث کو علماء محدثین رواۃ کے مکشوف الحال ہونیکی وجہ سے اسباب طعن فی الحدیث سے شمار کرتے ہین۔ اور جناب مولینا مولوی شاہ عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی نے مضطرب کی یہہ تعریف کی ہے (مضطرب حدیث ہے جسکے اسناد یا متن مین اختلاف واقع ہوا در اختلاف کے یہہ معنے ہین کہ جو راوی متقدم تہا وہ موخر ہو جائے یا بالعکس۔ یا کچہہ کم تہا وہ زیادہ ہو جائے۔ یا بالعکس۔ یا ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی یا ایک متن کی جگہ دوسرا متن یا زیر کی جگہ زبر یا زبر کی جگہ پیش یا سکون کی جگہ کوئی حرکت حرکت کی جگہ سکون رکہا جائے یا الفاظ کی تغیر یا متن یا اسناد کا اختصار۔ یا حذف یا غیرہ واقع ہو جائے (دیکہو رسالہ موصوف)

۲۴ حدیث مزید۔ وہ حدیث ہے جسکے اثنار اسناد متصلہ مین کوئی ایک راوی زیادہ کر دیا جائے

۲۵ " مضطرب۔ وہ حدیث ہے جسکی دوبارہ روایت پہلے روایت کے مخالف ہو (نخبۃ الفکر) صفحہ ۲۴ حاشیہ ۱۲ قول سخاوی)

۲۶ " منفصل۔ وہ حدیث ہے جسکے اسناد مین سے کوئی راوی نکرا ہو

۲۷ " مدلس(۱)۔ وہ حدیث ہے جسکا راوی اپنے شیخ کو کسی غرض سے چھپائے اور شیخ الشیخ سے روایت کرے مگر ایسے الفاظ مین جس سے سماع کا وہم ہو سکتا ہو

۲۸ " متابع۔ وہ حدیث ہے جسکو ایک راوی نے کسی دوسرے راوی کے موافق روایت کی ہو۔

۲۹ " شاہد(۲) ایضا

۳۰ ضعیف۔ وہ حدیث ہے جسکے اسناد مین (رواۃ معدل نہون یعا

(۱) تدلیس مین اصل شیخ کی ملاقات شرط ہے۔ مدلس کی روایت قبول کرنے مین علما کا اختلاف ہے

(۲) متابعت سے صرف تائید و تقویت سمجھی جاتی ہے۔ اسکو یہہ لازم نہین کہ اصل حدیث کے ساتھہ مرتبہ مین بہی مساوی ہو جائے اور یہہ متابعت کبھی نفس راوی مین ہوا کرتی ہے اور کبھی نفس شیخ مین اور جو متابعت کہ نفس راوی مین ہوا کرتی ہے (وہ بہ نسبت شیخ کے متابعت کے) نہایت ہی پوری اور کامل سمجھی جاتی ہے اور متابعت مین شرط اس بات کی مانی جاتی ہے کہ وہ حدیث فی الواقع دو حدیثین ایک ہی راوی سے ہون مگر یہہ قول اوس قول سے مرجح نہین سمجھا جاتا جسمین یہہ مخصوص کر دیا ہے کہ اگر موافقت صرف لفظون ہی مین ہو تو اوس حدیث کو حدیث متابع کہتے ہین اور اگر صرف معنی ہی مین موافقت پائی جاتی ہو تو اوسکو حدیث شاہد کہتے ہین عام اس سے کہ یہہ حدیث شخص واحد سے مروی ہو یا کئی سے۔ قول فیصل یہہ ہے کہ ان دونون مین اتحاد ذاتی اور تغائر اعتباری ہے ۱۲

۳۱ حدیث مصحف(۱) - وہ حدیث ہے جسمین تغیر نقاط (جمع نقطہ) یا حرکات
وسکنات ہو جیسے (من صام رمضان واتبعہ
ستًا من شوال) کی حدیث مین ابوبکر صولی نے
(ستا) کا (شیئا) بشین معجمہ ویائے تحتانیہ بنا دیا

۳۲ " محرف - وہ حدیث ہے جسمین تغیر شکل ہو جیسے جعصر و
جعفر پہلے مین صاد مہملہ ہے اور دوسری مین
فا، مع الرا المہملتین - یا اُبیّ کا اَبی بالاضافت
مروی ہو جائے -

۳۳ " مختلف - وہ دو حدیثین ہین جسمین بظاہر تضاد ہو اور
نفی تضاد کے ساتھہ جمع ہو جائے - کیجائے

۳۴ معنعن - وہ حدیث ہے جسکی تمام اسناد مین (بلفظ عن) روایت

---

(۱) صاحب خلاصہ نے حسب ذیل اقسام تصحیف بیان کیے ہین (۱) تصحیف بالبصر خواہ متن مین ہو جسکی مثال اوپر گذری خواہ سند مین ہو جیسے یحیی بن معین مراجم بالرای المہملہ والجیم المعجمہ کو مزاحم بالزای المعجمہ والحای المہملہ کے ساتھہ تصحیف کیا ہے (۲) تصحیف بالسمع خواہ سند مین ہو جیسے عاصم الاحول کی تصحیف واصل الاحدب کے ساتھہ کی گئی - خواہ متن مین ہو جیسے زجاجہ بالزاء المعجمہ کی تصحیف جاجہ بالدال المہملہ کے ساتھہ کر دیگئی -

(۳) تصحیف معنًا جیسے صحیح حدیثون مین وارد ہے کہ (انہ صلعم صلے الی عنزۃ) اور راوی نے یہہ خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز قبلہ سے طرف عنزہ کے پڑہے - اس قسم کا تبدل و تغیر اکثر باہم محدثین مین عند البعض امتحان ہوا کرتا تھا چنانچہ بخاری اور عقیلی سے کے باہم ہوا ہے مگر یہہ تبدل و تغیر دائمی بلکہ ہر گز سخت ناجائز ہے - جب امتحان ہو لیا چھوڑ دیا جائے -

۳۵ حدیث مسلسل(۱)۔ وہ حدیث ہے جسکی روایت مین تمام رجال کا حضرت گرامی تک ایک ہی طریقہ سے مروی ہو۔ مثلاً لفظ سمعت یا اخبرنا باللہ یا اخذ بیدی) علیٰ ہذا ساری اسناد مین ایسے ہی الفاظ ہون جیسے (سمعت فلانا یقول سمعت فلانا یقول سمعت فلانا یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا یون مروی ہو۔ اخبرنا واللہ فلان قال اخبرنا واللہ فلان قال اخبرنا واللہ فلان قال اخبرنا واللہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم وقس علیہ البواقی

۳۶ " محفوظ (۲) - وہ حدیث ہے جسکو راوی ثقہ کے خلاف دوسرے راوی ثقہ نے روایت کی ہو۔

۳۷ " شاذ ایضاً

۳۸ " غریب - وہ حدیث ہی جسکو شخص واحد نے روایت کی ہو۔

۳۹ " عزیز (۳) وہ حدیث ہے جسکو دو راوی دو شخصوں سے روایت کرین

۴۰ " مبہم (۴) وہ حدیث ہی جسکے سند مین (اخبرنی شیخ یا حدثنی رجل کے واقع ہو۔

(۱) ۸ صیغے ہین جو حدیث مسلسل مین مروج ہین (۱) صیغہ سمعت وحدثنی واخبرنی (۲) قرأت علیہ (۳) قری علیہ وانا اسمع (۴) انبانی (۵) ناولنی (۶) شافہنی (۷) کتب الی (۸) لفظ عن یا اور کوئی جس سے سماع یا عدم سماع اور اجازت کا احتمال ہو نخبۃ الفکر ۱۲

(۲) فی الواقع یہہ دونون حدیثین آپسمین اتحاد ذاتی اور تغایر اعتباری رکھتے ہین یعنے جس روایت کے دو راوی ثقہ مانے جاتے ہون مگر نہین جس راوی کی ترجیح باسباب ترجیح سے دیجاتی ہی اوسکو محفوظ کہتے ہین اور مرجوح کو شاذ

(۳) اسکے یہہ معنی ہین کہ ہر قرن مین ایک حدیث کو کم از کم دو راوی کم از کم دو شخصوں سے روایت کرین

(۴) حدیث مبہم مقبول نہین مگر بشرط صحابیت اور بقول بعض (حدثنی ثقۃ یا حدثنی عدل) کے خلاف ہی اور مذہب مختار یہ ہی کہ قبول کیجائے کیونکہ ممکن ہے کہ اوسکی ثقاہت اوسکی اعتقادی ہو نہ نفس الامری

۴۱ حدیث مختلط - وہ حدیث ہے جسکے راوی کے حافظہ مین کسی
عارضہ کیوجہ سے نقص آیا ہو -

۴۲ " معروف - وہ حدیث ہے کہ راوی ضعف کے مخالف راوی بھی
ضعیف نے روایت کی ہو -

۴۳ " منسوخ - وہ حدیث ہے جسکا حکم کسی وجہ سے باطل کردیا گیا ہو جیسے
مامست النار کی حدیث منسوخ ہے - یا زیارت قبور کی
ممانعت منسوخ ہے -

۴۴ " ناسخ - وہ حدیث ہے جو حکم سابق کو اٹھا دیتی ہے جیسے
حدیث ختانان نے الماء بالماء کے حکم کو اٹھا دیا - اور نسخ -
تصریح نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا قول صحابہ - یا اجماع
یا تاریخ سے معلوم ہوسکتا ہے -

۴۵ " مردود - وہ حدیث ہے جسکو ثقہ کے خلاف غیر ثقہ نے روایت کی ہو

۴۶ " محکم - وہ حدیث ہے جسکے منافی اور متضاد کوئی دوسری حدیث نہ ہووے

۴۷ " سابق - وہ حدیث ہے جسکو دو راوی ایک ہی شیخ سے روایت
کریں اور ایک اون مین کا دوسرے سے پہلے انتقال کرے

۴۸ " لاحق - (بادنی لحاظ) (۱)

۴۹ " مہمل(۲) - وہ حدیث ہے جسکا راوی دو شخصون مین سے (جنکے باہمی
نامون مین امتیاز نہو) مخصوص ایک سے روایت کرے -

(۱) بادنی لحاظ یعنے انین کا دوسرا بعد مرے پہلے کے - (۲) یعنے ایک راوی دو شخصون مین سے
(جنکے باہمی نام یا اون دونون کے نام اور اون دونون کے باپ کے نام) یا اون دونون کے نام یا اون دونون کے باپ کے
باپ کے نام اور اون دونون کے دادا کے نام) یا اون دونون کے نام اور اون دونون کے باپ کے نام اور اون
دونون کے دادا کے نام اور دونون کی نسبت ایک ہی ہو اور ایک دوسری سے ممتاز نہوتے ہون) مخصوص ایک شیخ سے روایت کرے
حدیث مبہم اور مہمل مین یہ فرق ہے کہ راوی مبہم نے کوئی نام نہ بتایا اور راوی مہمل نے گو نام تو بتایا مگر مع الاشتباہ
جس سے کافی اطمینان نہین ہوسکتا ہے - نخبۃ الفکر ۱۲

۵۰ حدیث المتفق والمفترق(۱) - وہ حدیث ہے جسکے اسما اور آبار رواۃ یا دونون کی کنیتین ایک ہی ہون اور اشخاص مختلف

۵۱ " المؤتلف والمختلف - وہ حدیث ہے جسکے اسمای(۲) روات خطاً متفق ہون یا نقطاً مختلف (۳)

۵۲ " متشابہ - وہ حدیث ہے جسکے اسماے روات خطاً اور نطقاً متفق ہون اور اسمای آباے روات نقطاً مختلف (یا بالعکس)

۵۳ " روایت الاکابر عن الاصاغر وہ حدیث ہے جسکی راوی کبیر(۴) نے راوی صغیر سے روایت کی ہو -

۵۴ " روایت الاصاغر عن الاکابر وہ حدیث ہے جسکے راوی صغیر نے راوی کبیر سے روایت کی ہو -

(۱) حدیث مہمل اور حدیث المتفق والمفترق مین یہہ فرق ہے کہ مہمل مین شیخون کے باہمی نامونکا امتیاز مشتبہ تہا اور المتفق والمفترق مین دو راویون کے باہمی اسما کا اتحاد ثابت ہوتا ہے اور باہمی اتحاد اسطرح ہوگا کہ ان دونون راویون کا نام ایک ہو یا اون دونونکے نام اور اُن دونون کے باپکے نام ایک ہون) یا (اون دونونکے نام اور اون دونون کے باپکے نام اور اون دونونکے دادا کے نام ایک ہون یا اون دونونکے نام اور اون دونونکے باپکے نام اور اون دونونکے دادا کے نام اور دونونکے دادا کے دادا کے نام ایک ہون) حدیث مہمل مین جسقدر احتمالات تہے وہ یہان بہی ملحوظ ہین

(۲) اسماء رواۃ سے عموم مراد ہے یعنے راوی باپ ہو یا دادا - القاب ہو یا کنیت)

(۳) نقطی اختلاف ہو جیسے (یحی) بیای تحتانیہ وحای مہملہ اور (نجی) نون وجیم معجمین یا شکلی اختلاف ہو (شریح بن نعمان) بشین معجمہ وحای مہملہ اور (سریج) بن نعمان بسین مہملہ وجیم معجمہ استاد بخاری

(۴) صغیر کے یہہ معنی ہین کہ وہ راوی (سن) یا (بقا) یا تقدم طبقہ) یا (لیاقت علمی) یا (قوت حافظہ) مین کم مانا جاتا ہو - مثلاً روایت باپ کی بیٹے سے اور صحابہ کے تابعی سے اور اُستاد کی شاگرد سے اور تابعی کی اتباع سے اسی قبیل سے سمجھی جاتی ہے -

(۵) روایت اصاغر کی اکابر سے جو علی العموم محدثین کے پاس شائع ہے -

فصل (۳) طعن فی الحدیث کے بیان مین

حدیث مین طعن بوجوہ ذیل ہوسکتا ہے

۱	حدیث مین راوی کا جہوٹ بکنا	جسکا نام	موضوع ہے
۲	" " راوی کا متہم بالکذب ہونا	"	متروک ہے
۳	" " راوی کا قولی یا فعلی فسق وفجور مین مبتلا ہونا	"	منکر ہے
۴	" " راوی کی جہالت	"	مبہم ہے
۵	" راوی کی بدعت کاری (۱)	"	
۶	" راوی کی کثرت غفلت	"	منکر ہے
۷	" راوی کی کثرت غلط بیانی	"	
۸	" راوی کی روایت ثقہ سے مخالف	"	مردود مدرج مقلوب مزید مضطرب ہے بشرطہ مستقلہ ۱۲
۹	" راوی کی سوء حفظی		مختلط ہے
۱۰	" راوی کی روایت علی سبیل التوہم	"	معلل ہے

گو اسکی تفصیل ضروری سمجھی گئی تہی مگر بخوف طوالت ترک نامناسب نہین تاہم ضروری اشارے ہر ایک کے متقابل کردئے گئے

---

(۱) بدعت (دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی نئی چال چلنا اور بدعتی اور مطیع نفس اور ارباب مذاہب باطلہ (مثل خارجی وقدری وتشبیہی ورفضی وغیرہ وغیرہ) کی مرویات حدیث احتیاطاً مقبول نہین سمجھے جاتے مین۔

(۲) نمبر (۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵) کی روسے راوی کی عدالت پر طعن ہوسکتا ہے جیسے نمبر (۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰) کے روسے راوی کا ضبط مطعون ہوتا ہے

فصل (۴) مراتب صحیح

جنکو شرف تقدم اضافی حاصل ہے
وہ حسب ذیل (۷) قسم پر ہین

قسم ۱ جسکو حضرت بخاری اور مسلم رضی اللہ تعالی عنہما نے بیان کیا ہو۔[1]
〃 ۲ جسکی تخریج صرف حضرت بخاری رح ہی سے ہوی ہو۔
〃 ۳ جسکی تخریج حضرت مسلم رح ہی سے ہوی ہو۔
〃 ۴ جسکی تخریج شیخین کے شروط پر ہوی ہو۔
〃 ۵ جسکی تخریج صرف شرط بخاری رح ہی پر ہوی ہو۔
〃 ۶ جسکی تخریج صرف مسلم رح ہی کی شرط ہوی ہو۔
〃 ۷ جسکی تخریج شروط شیخین پر نہوی ہو۔

علماء محدثین کے پاس یہہ امر طے شدہ ہے کہ کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب ایسی نہین جو پایۂ صحت کو پہونچے مگر کتاب صحیح بخاری اور مسلم۔ اور اونکے صحت کا منشا یہہ ہی سمجہا جاتا ہے کہ اونہون نے اون راویون کے شروط ایسے کچہہ قائم کئے جنسے ناگزیر اون کا وثوق ماننے کے لائق ہے اور جب کہ ان ہی شروط پر کسی اور احادیث کی تخریج ہوئے تو وہ بہی احادیث اسی پایۂ ثبوت کو پہونچ سکتے ہین اور شروط شیخین مین اختلاف ہے اور وجہ اختلاف یہہ سمجہی جاتی ہے کہ اونہون نے اپنی ذاتی تصنیفات مین کہین صراحت نکی اور نہ کسی غیر کتابون مین قلم بند کیا اب جسقدر شروط متحقق ہوئے ہین وہ صرف انکی کتابین اور تصنیفات کے دیکہنے اور تتبع کرنے سے یقینی حصر کا کافی اطمینان نہین دلاتے اس لئے جسقدر میسر ہوے وہ حسب ذیل ہین۔

(۱) نمبر (۱) کو متفق علیہ بہی کہتے ہین۔ اور احادیث متفق علیہ (۲۳۲۶) ہین رسالہ مولوی صاحب حسب ۱۲

(بخاری رح کے پاس حدیث کے صحیح ہونیکے لئے یہہ ذیلی شرط چاہئے)

شرط ۱ حدیث متصل الاسناد ہو۔

" ۲ طول ملازمت[1] ہو۔

" ۳ راوی طبقہ اولی کا مشہور[2] ثقہ ہو۔

" ۴ راوی سے مروی عنہ کی ملاقات ہو۔

(مسلم رحمہ کے پاس حدیث کے صحیح ہونیکے لئے یہہ شروط چاہے)

شرط ۱ حدیث متصل الاسناد ہو۔

۲ از ابتدا تا انتہا روات ثقہ ہوں

۳ روات ہمعصر ہوں۔

۴ روات مشہور ہوں

۵ شذوذ و علت سے سالم ہو۔

یا شروط شیخین سے مخصوص رجال مراد ہیں۔

(۱) طول ملازمت کے یہہ معنی ہیں کہ راوی اپنے شیخ کی خدمت میں سالہائے سال سفراً حضراً رہا ہو جیسے عقیل بن خالد اور یونس بن مزید اور سفیان عیینہ اور شعیب بن ابی حمزہ

(۲) مشہور ثقہ سے یہہ مراد ہے کہ راوی مسلم صادق مدلس ہو نہ مختلط ہو اور صفات عدالت سے متصف ہو اور ضابط اور متحفظ سلیم الذہن قلیل الوہم سلیم الاعتقاد ہو۔ گویہ شرط مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھی ملحوظ ہیں مگر فرق اسقدر ہے کہ وہ مسلم رح طبقہ اولی کے راوی اور طبقہ ثانیہ کے راوی جیسے اوزاعی اور لیث بن سعد بن ابی ذئب اور طبقہ ثالثہ کے راوی جیسے جعفر بن عرفان اور سفیان بن حسین اور اسحاق بن یحی کلبی۔ اور طبقہ رابعہ کے راوی جیسے زمعہ بن صالح اور معاویہ بن یحی صدفی۔ اور طبقہ خامسہ کے راوی جیسے عبد القدوس بن حبیب اور حکیم بن عبد اللہ اور محمد بن سعید مصلوب عیرہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور بخاری صرف طبقہ اولی کے مشہور صحابہ سے اور کبھی تعلیقات میں طبقہ ثانیہ کے راویوں سے جو متصف بصفات مذکورہ ہیں۔

فصل (۵) کتب احادیث مروجہ کے بیان مین

وہ حسب ذیل (۶) ہین

(۱) کتاب جامع صحیح بخاری

(بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر تاریخی احوال)

بخاری کے مصنف ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ گیارہوین طبقہ سے شمار کیے جاتے ہین۔

یہہ صاحب بخارا کے رہنے والے شافعی مذہب کے پابند ۱۳ شوال ۱۹۴ھ بروز جمعہ پیدا ہوے۔ لڑکپن ہی مین آنکھین کہو بیٹھے جس سے اون کے والد کو سخت رنج و ملال تہا صحت کی دعائین کرتین اور منتین مناتین۔ حسن دعا کا یہہ اثر پڑا کہ (ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام) کو کسی دن خواب مین دیکہا کہ آپ علیہ السلام (فرماتے ہین کہ جناب باری نے تیرے لڑکے کی آنکھین تیری دعاؤن کی بدولت سرفراز فرمائے ہین) وہ علی الصباح اٹھکر دیکھتے کیا ہین کہ لڑکے کے دونون آنکھین نہایت نور بصارت کے آب و تاب کے ساتھہ چمک رہی ہین بصارت کا نور ظاہری اون کے حسن نیت کی سچی تعبیر تہی۔ مگر حقیقت مین خدا نے بصارت باطنی کا بڑا حصہ عنایت فرمایا تہا جس سے محمدی شریعت کا ٹمٹماتا چراغ روشن ہو گیا۔ کم سنی سے حدیثون کے یاد کرنیکا شوق اور علماؤن کے صحبت مین بیٹھنے کا ذوق یقین دلاتا تہا کہ (یہہ لڑکا ہونہار ہے) سولوین سال ابن مبارک کی ساری کتابین اور وکیع کے پورے نسخے اور لاکہون حدیثین یاد کیے اور کرورون طلبہ چشمہ فیض سے شاداب ہوے۔ اپنی زندگی مین (۹۰۰۰۰) طلبہ کو نعمت عظمی حدیث سے سرفراز کیا۔ صحیح بخاری کی ہر حدیث (غسل اور شفع) کے ساتھہ لکھے جانی شیخ کے ادب کا کافی ثبوت ہے۔

شیخ کا حافظہ حسرت کے لائق تہا چنانچہ حامد بن اسمٰعیل ہمدرس نے۔ حضرت بخاری رح سے یہہ بات کہی کہ (آپ اپنی عزیز اوقات کا بڑا حصہ بیکار سمع احادیث مین کیون ضایع کرتے ہو۔ دوات رکہتے ہو نہ قلم۔ کچہہ یاد کرتے ہو نہ مگر اُنکو لکہتے ہو نہ دیکہتے ہو۔ پہر احادیث کا سننا نہ سننا فائدہ ہی کیا دیگا)

جب آپکے ہم درس نے دوات و قلم کے رکہنے پر سخت مجبور کیا بخاری رح نے کئی دن کے بعد جواب یا کہ مین اپنی عزیز اوقات کے ضائع کرنیکی غرض سے نہین آتا بلکہ تحصیل علوم منظور ہے۔ آپکو اگر میرے حافظہ کا موازنہ کرنا منظور ہے تو لو بسم اللہ اپنے صحیح لکہے ہوے کتابون کے ساتہہ مقابلہ کر لیجیے۔ جس سے میری تضییع اوقات کا کافی ثبوت ملجائیگا۔

پہر تو یہہ آن پڑی کہ حامد بن اسمٰعیل نے اپنے (۱۵۰۰۰) ہزار صحیح لکہے ہوے حدیثون کو شیخ کے یاد سے درست کیے۔

شیخ کو دو لاکہہ غیر صحیح اور ایک لاکہہ صحیح کافی اطمینان کے لائق حدیثین یاد تہین صحیح بخاری مین (۷۲۷۵) جس مین (۴۰۰۰) بلا تکرار۔ اور (۳۲۷۵) مکرر مروی ہین

شیخ کی خبر تنگ مین جو سمرقند سے دو کوس پر واقع ہے شب شنبہ عید الفطر کی رات عشا کے وقت وفات ہوی اور غرہ شوال ۲۵۶ھ کو نماز ظہر کے بعد شیخ رح کی تجہیز و تکفین کی گئی۔

بخصوص جو شیخ کی خرتنگ مین رونق افروزی کی یہہ تہی کہ امیر بخارا نے شیخ کو اپنے لڑکون کی تعلیم کی غرض سے مجبور کیا۔ شیخ محتاط آدمی تہے۔ علم حدیث امیر کے گہر جا پڑہانے کو نامناسب سمجہا۔ اور جواباً یہہ تحریر کی کہ مین علم حدیث کو ذلیل نہین کر سکتا اگر تجہے اپنے لڑکون کی تعلیم منظور ہے تو یہان حدیث کے متعدد حلقہ ہوتے مین شریک کروانیکو نامناسب نہ سمجہے امیر نے پہر جواباً یہہ تحریر کی کہ میرے لڑکون کا منصبی اقتضا یہہ نہین ہے کہ معمولی لڑکون کے ساتہہ مل بیٹہین اور درس و تدریس مین اپنے عزیز اوقات کو صرف کرین۔

ہاں اگر یہہ ہو سکے کہ تعلیم کے وقت کوئی معمولی طالب العلم نرہے اور مخصوص امیرزادے ہی مستفیض ہوں اور نقیب چوبدار شاگرد پیشہ دروازے پر دست بستہ کہڑے رہیں اور سبکو آنے ندیں - تو البتہ مین اپنے سچے دل سے لڑکوں کے پڑہنے مین دریغ نکرونگا - شیخ کو یہہ ناگوار گذرا پہر ایک ایسا سو کہا سا کہا جواب سنایا کہ یہہ علم ہی کسی معمولی آدمی کی میراث نہین بلکہ پیغمبری میراث ہے جسکے ساری امت مستحق ہے - مجہسے تعلیم نہین ہو سکتی قصور معاف کسی اور کو دیکہیے امیر کو اس عدول حکمی کا سخت رنج رہا - اپنی جگہ رو یا بیٹہا - دل مین گرہ بندگئی موقع تاکا کیا آخر کچہہ نہ چلا سوجہی تو یہہ سوجہی کہ شیخ کے تصانیف و مذہب و اجتہاد مین طعن و تخطئی کرنی چاہیے - علماء ظاہر کو جمع کرکے طعن و تخطئی شروع کی شیخ کی بدچلنی کی نسبت محضر بن تیار کرائے جس سے شیخ کو ناگزیر بخارا جانا پڑا -

مگر شیخ کی پرزور بددعا کا یہہ اثر پڑا کہ تہوڑے ہی زمانہ مین امیر بخارا کی معزولی کا حکم صادر ہوا اس بدوضعی کے ساتہہ کہ امیر بخارا کو گدہے پر سوار کرکے سارے شہر کے گلی کوچہ گہما کر خدمت سے علیحدہ کر دیا جائے - اور جسقدر علماء ظواہر نے ہمارے شیخ کی نسبت بدنیتی کا کامل حصہ مبذول فرمایا تہا اوسیقدر خوار و ذلت کا پورا حصہ پایا - یہہ شیخ کی جناب معمولی نہ سمجہی جائے یہہ وہ ذات مقدس ہے جسکے انتظار مین جناب سرور کائنات مع اصحاب کبار منتظر سرراہ تشریف فرما تہے -

قصہ یہہ ہے کہ کسی بزرگ عبدالواحد کا بیان ہے کہ مین نے جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ مع صحابہ کرام سرراہ کسی کے منتظر سے تشریف فرما ہین - مین آداب قرائن اسلام بجالا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم کس کے انتظار مین آپ اور صحابہ کرام منتظر ہین حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ مین ایک سچے دوست کے انتظار مین کہڑا ہوں اور وہ محمد بن اسمعیل بخاری ہے - غرض شیخ بخارا سے پہلے پیدل نیشاپور تشریف لیگئے پہر وہان سے خرتنگ پہر دار البقا کو سدہارے - انا للہ وانا الیہ راجعون

۲ کتاب جامع صحیح مسلم شریف

مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر تاریخی احوال

مسلم کے مصنف ابو الحسن مسلم بن الحجاج بن مسلم بن وردین کوشاد القشیری ہین نیشاپور کے رہنے والے
مذہب شافعی کے پابند ۲۰۲ سنہ مین پیدا ہوے انکا لقب عساکر الدین تہا یہہ بہی فن محدثین کمال کا
پورا نصاب کہتے تہے ابو زرعہ رازی اور ابو حاتم جیسے فن والے لوگ انکی امامت کو مانتے تہے
اور اپنا پیشوا بنانیکو فخر سمجہتے تہے - اوس زمانہ کے بڑے بڑے علماء محدثین نے انکی شاگردی کو
اپنی عزت اخروی کا سبب سمجہتا تہا اس شیخ کے فطرتی مادہ کا اقتضا ظاہری نفاست اور
باطنی نزاکت پر مبنی تہا انکی تخرجی اور اختصاری تلخیص کا طریقہ اور حسن سیاق متون اور اسناد کی
ہر سری تقریر اور انتشاری امور کا انضباط اس فن کے علماؤن کو مسخر کر لیا تہا - انکے پاس بہی
مسموعی (۳۰۰۰۰۰) حدیثین موجود تہین جسمین سے اس صحیح مسلم کو نہایت ہی تورع اور احتیاط
کے ساتہہ انتخاب فرمایا - صحیح حدیث کے پرکنے مین پرکالہ تہے - صحیح کو سقیم سے اس خوبی کیساتہہ ممتاز
کر دکہانے کا جیسے جیسے ہمعصرون سے تو کیا بلکہ بعض امور مین حضرت بخاری سے بہی نہو سکتا - اس جامع صحیح کے
قطع نظر اور بہی ایسے تصنیفات ہین جسکے نسبت عقل سلیم سچی شہادت کیساتہہ عمدگی کا یقین دلاتی ہے -
حضرت مسلم کی طبعی بات تہی کہ حدیث کے مذاکرہ کا مجلس مین سب سے پہلے کامیابی کے پورے نمبر حاصل
کرتے مگر اتفاقاً ایک ایسی حدیث پوچہی گئی جسمین انکو تردد رہا اگرچہ (۳۰۰۰۰۰) حدیث کے تودے کو الٹ
پہیر کرنے لگے تلاش حدیث کا استغراقی عالم حضرت کے ذاتی نفع و نقصان کو بہی بہولا دیا تلاش حدیث
کیا تہی گویا اون کے حق مین طلایہ موت تہا قصہ یہہ ہوا کہ شیخ کے پاس زنبیل بہر کے کہجور دن سے
دہری رکہی تہی آپ تلاش حدیث مین بطریق نقل تناول فرماتے اور پرانے
دفتر کے اوراق اولٹتے آخر کار یہہ ہوا کہ وہ حدیث
اوسی پرانے دفتر سے نکل آئی اور ادہر
بہری زنبیل تمام ہوی پیٹ پہول گیا اور شب یکشنبہ کو وفات ہوی ۲۵ رجب سنہ ۲۶۱
بروز دوشنبہ تجہیز و تکفین کیگئی (انا للہ و انا الیہ راجعون

۳ کتاب سنن ابی داود

ابوداؤد کے مختصر تاریخی احوال

سنن ابی داود کے مصنف ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران ازدی ہیں سیستان جو سندھ و ہرات کے مابین قندہار کے متصل واقع ہے مصنف کا اصلی وطن تھا۔ یہہ بھی مذہب شافعی کے پابند تھے ۲۰۲ھ مین پیدا ہوے۔ شیخ کے علمی شوق نے (مصر۔ شام۔ حجاز۔ عراق۔ خراسان۔ اور جو نامی گرامی جزائر جنمین حدیث کے چرچے۔ اور اسلامی ترقی کے دلولے اپنی شہرت کے آوازہ فلک نہم پر گونجاتے تھے سیر کرانے پر مجبور کیا شیخ کی فطرتی چال چلن کمال کی راغب تہی جہان آوازہ حسن و کمال سن پایا فوراً اپنے ارادہ کی باگ موڑی مصیبتین جھیلی پہر اس کمال کے تحصیل مین کوئی بات نہ چھوڑی۔

شیخ کی سیاحی نے ان کے سچے ارادہ کا نیک نتیجہ یہہ دکھایا کہ فن حدیث مین (۵۰۰۰۰۰) لاک حدیث کا حافظ اور ہمعصرون کا حسرتکدہ بینظیر جلیتا پرزا بنایا۔ زہد تقوا اصلاح چہوٹے چہوٹے باتون مین بے ساختہ عادت ثانیہ کا کام دیتے تہے۔ دینی جہات مین احتیاطی مسائل کا نظر اپنے آپ ہی کو دکہایا تہا۔ بڑے بڑے علماء محدثین نے اپنی خالص نیت اور سچے دل سے شاگردی اختیار کی تہی اس زمانہ کے ہمعصر شیخ کی علمی لیاقت کو خوب مانتے تہے۔ چنانچہ موسی بن ہارون شیخ کے زمانہ کے ایک مقدس دیندار آدمی کا بیان ہے کہ (ابوداؤد کو خدا نے دنیا مین حدیث ہی کے لئے اور آخرت مین جنت ہی کیلئے پیدا کیا ہے) ابوبکر بن داؤد کا بیٹا) اور (لولوی) اور (ابن اعرابی) اور (ابن واسہ) یہہ چار شخص نہایت ہی نامی گرامی فخر محدثین شیخ کے شاگردون مین گذرے۔

شیخ نے منجملہ ان احادیث کے (۴۸۰۰) احادیث کو اس التزام کے ساتھہ کہ (اس سنن مین صرف صحیح حدیثین یا احادیث حسن مروی ہون) منتخب کر کے اپنے اسناد

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین پیش کئے امام نے اپنی گہری نگاہ سے حرفاً حرفاً بالاستیعاب ملاحظ فرما کر نہایت پسند کیا اور تعریف کی۔

ان مروی احادیث مین چار حدیثین ایسے بیان کی گئی ہین جو عقلمند کے دین مین عمل کرنے کو کافی سمجھی جاتی ہین۔ اس کے معنے یہہ نہین کہ علوم دینی اور ضروری مسائل چھوڑ چھاڑ کر صرف انہین چار پر عمل کرے بلکہ ضروری اصول اور فروعی جزئیات سے واقف ہو کر عمل کرے جس سے مجتہد اور مرشد کی ضرورت نہو۔

وہ حسب ذیل یہہ ہین

۱ حدیث انما الاعمال بالنیات

۲ " من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ

۳ " لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ

۴ " الحلال بین والحرام بین وبینھما مشتبہات فمن اتقی الشبہات استبرء لدینہ

غرض شیخ نے اپنے ابدی بقا کا بڑا وسیلہ اور سرمدی سعادت کا بڑا ذریعہ سطح زمین پر چھوڑا اور ۲۰ شوال ۲۵۱ھ ظاہری وجود کا لباس خاک مصر سے رنگا

انا للہ وانا الیہ راجعون

۴ کتاب جامع ترمذی

ترمذی کے مختصر تاریخی احوال

جامع ترمذی کے مصنف ابو عیسیٰ محمد بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی ہیں بوغ چھوٹا سا قریہ جو ترمذ سے چھہ کوس پر واقع ہے اصلی وطن تھا مذہب شافعی کے پابند تھے (۱) سنہ میں پیدا ہوے۔

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کا بڑا حصہ علوم دینی کے تحصیل مین گذرا کبھی بصرہ گئے۔ کبھی کوفہ۔ کبھی خراسان گئے کبھی حجاز۔ غرض متعدد شہرون مین دینی علوم کی تحصیل کئے۔

فن حدیث مین بیسو تصنیفون کا ابدی بقا کے لئے یادگار چھوڑا۔ جامع ترمذی کو اور کتابون کے نسبت بچند حیثیات ترجیح دینی کوئی نامناسب نہین یہہ ظاہر ہے کہ ترتیب اور عدم تکرار اور مذاہب فقہہ کے مختلف مسائل با وجود استدلال اور اقسام احادیث کے تحقیقی ضروری باتین اور راویون کے نام اور القاب اور کنیتین جس خوبی کے ساتھہ اونہون نے بیان کیا ہے کسی نے کم کیا ہوگا ترمذی رح کا نابینا ہونا زہد و اتقا اور خوف خدا مین صبح و شام رونیکا کافی ثبوت ہوسکتا ہے۔ شیخ کا حافظہ لوح محفوظ کے نمونہ سے کچھہ کم نہ تھا بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ کہا جائے تو بجا ہے۔ مکہ جانے سے پہلے اپنے شیخ سے دو جز حدیثون کے پرچے لکھے تھے مگر اسقدر فرصت نملی جو لکھی حدیثون کی صحت بھی کر لیتے حسن اتفاق مکہ کے راستہ مین شیخ سے ملاقات ہوی موقعہ پاکر عرض کئے کہ مخدوما مین نے دو جز حدیثون کے پرچہ اس سے پہلے لکھے تو تھے مگر صحت کا کافی موقع نہ ملا غالبا میرا خیال غلط ہوگا کہ اس موقع مین صحت کرلون شیخ نے اتفاق کیا اور کہا کہ وہ لکھی حدیثون کے پرچے لے آو اور میری یاد سے مقابلہ کرلو نصیبون کی خوبی وہ لکھی حدیثون کے پرچہ پہلے ہی سے گم ہو چکے تھے۔ ترمذی رح دو خالی پرچہ

ہاتھہ مین لیکر باادب دوزانو شاگردانہ شیخ کے سامنے آبیٹھے شیخ حدیثین
پڑھنے لگے یہہ بکمال شوق دل لگائے پرچونپر نگہ جمائے سنتے جاتے تھے
ناگاہ شیخ کی نظر ہاتھکے خالی پرچون پر پڑی وہ نہایت جھنجلاکر فرمائے کیا تو
مجھسے دل لگی کیا چاہتا ہے ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی کہ مخدوما مجھہ
پاس سے وہ لکھے پرچے حدیثون کے جاتے رہے مگر مجھے احادیث کے سکھے
پرچون سے زیادہ اطمینان کے لائق یاد ہین شیخ نے کہا اچھا۔ پڑھ سناؤ۔
ترمذی رحمہ نے لکھے پرچون کے پورے حدیثین بے تکلف پڑھ سنائے شیخ کو
سخت تعجب ہوا اور کہا کہ مجھے کافی اطمینان نہین ہوسکتا کہ ایک ہی بار کے
سننے مین دو جزکے حدیثین معہ اسناد کے یاد ہوجائین۔ بلکہ یہہ احتمال ہوسکتا ہے
کہ پہلے ہی کے یاد کئے ہون گے ترمذی رحمہ نے عرض کی (جی نہین) بلکہ اسی وقت
سنے ہین اور یاد کی ہین۔ اگر جی چاہے پھر کوئی امتحان کیجئے۔
شیخ نے امتحاناً چالیس حدیثین معہ اسناد اس جلدی کے ساتھ بیان کئے کہ ذہین
آدمی کو بھی ایک بار کے سماعت کافی اطمینان کے لائق نہین ہوسکتی مگر ترمذی رحمہ
نے بالبدیہی بلا تکلف اس خوبی کیساتھہ صاف سنائے جیسے کوئی پرانا قصہ سناتا ہے ترمذی کا
یہہ پہلا امتحان تھا ایسے سیکڑون امتحان مین کامیابی کے پورے نمبر پاتے رہے
ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے جامع کو پوری مرتب کرکے علماء محدثین حجاز کے
روبرو پیش کیا اونہون نے تعمق کی نظر سے دیکھا اور پسند کیا پھر عراقی علمائے
محدثین کے پاس لیگئے وہ بھی ہمزبان ہوے اور تعریف کی پھر علمائے خراسان
کو دکھلایا اونہون نے بھی پسند فرمایا اور تحسین کی جب علماؤن کا حسن ظاہر
اور باطنی پر اتفاق ہوا تو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع کو رواج
دیدیا چنانچہ آجتک مروج ہے۔ ترمذی
رحمۃ اللہ علیہ شب دوشنبہ ۱۳ رجب ۲۷۹ھ بمقام ترمذ
انتقال فرمائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۵ کتاب سنن نسائی

نسائی کے مختصر تاریخی احوال

سنن نسائی کے مصنف ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان بن دینار ہین
خراسان کے علاقہ مین نسا نامی شہر مصنف کا اصلی وطن تھا مذہب شافعی کے پابند تھے ۲۱۴ھ مین پیدا ہوئے
نسائی رحمۃ اللہ علیہ پندرہ برس کے سن مین قتیبہ بن سعید بغلانی بلخی کے پاس ایک برس دو مہینے علم حدیث
سیکھا کئے (بلخی شافعی مذہب تھے) اور صوم داودی ہمیشہ رکھا کرتے تھے - کثیر الجماع
بھی بلا کے تھے چار بیویان تھین ہر شب ہر ایک کے پاس رہا کرتے تھے -)
غرض نسائی رح نے خراسان - حجاز - عراق - شام - مصر - بلخ - جزائر وغیرہ کی سیر کیے مدت فن حدیث
مین کمال پیدا کیا جب سنن نسائی کی تصنیف سے فارغ ہوے - اوس زمانہ کے امیر نے
اُن سے پوچھا (کیا آپکی یہ سنن نسائی پورے صحیح حدیثون کا مجموعہ ہے) اونھون نے
جواب دیا (نہین) بلکہ صحیح - حسن - دونون حدیثین اوسمین مروی ہین - امیر نے نسائی رح سے
یہہ درخواست کی کہ میرے لیئے جسقدر اعلادرجہ کے صحیح حدیثون کا مجموعہ مرتب فرما دیجئے - نسائی رح نے ایک
چھوٹا سا مختصر رسالہ صحیح حدیثون کا منتخب کیا جسکا نام مجتبا تھا بادشاہ کو پیش کیا - نسائی رح کی وفات کا
نادر واقعہ یہہ ہوا کہ اونھون نے حضرت مرتضی رض کے مناقب مین ایک جستہ رسالہ لکھا - اور سوچا کہ
دمشق کے جامع مسجد مین جاکر لوگونکو سنا دین تاکہ لوگ بھٹکی راہ سے پھرین - بت پرستی
چھوڑین راہ راست پر چڑھین - اوس کتاب کو کچھہ سنانے پائے تھے ایک شخص نے پوچھہ بیٹھا کہ یہہ سب تو درست ہے
مگر یہہ تو بتائے کہ امیر المومنین حضرت معاویہ رض کے مناقب مین بھی کچھہ لکھا ہے - نسائی نے جواب دیا کہ
معاویہ کے نسبت اسیقدر کافی سمجھتا ہون کہ (وہ نجات ہی پاوین اونکے مناقب کہان) اور بعضون نے
کہا یہہ کلمہ بھی انکے شان مین کہا ہے کہ (میرے نزدیک اونکے کوئی مناقب صحیح نہین مگر حدیث لا اشبع اللہ
بطنہ) لوگون نے انکے رسالہ مناقب مرتضویہ کے طرز تحریر سے یہ خیال کیا کہ یہ مذہب تشیع رکھتے ہین پس چارون طرف سے
زد و کوب شروع کر دی اتفاقا کسیکی لات خصیتین پر لگی نیم جان ہو گئے خادمون نے اوٹھا لیا گھر لے آئے نسائی رح نے فرمایا
مجھے اسوقت مکہ پہونچا دو تاکہ زمین پاک مین مرون - راستہ مین جاتا تاکہ روز دوشنبہ ۱۳ صفر ۳۰۳ھ بمقام مکہ وفات پائی - انا للہ وانا الیہ راجعون

۶ کتاب سنن ابن ماجہ

ابن ماجہ کے مختصر تاریخی احوال

سنن ابن ماجہ کے مصنف ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن عبد اللہ ابن ماجہ ربعی ہیں عراق عجم میں (قزوین) نامی مشہور شہر مصنف کا اصلی وطن تہا۔ سنہ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے ابن ماجہ[1] رحمت اللہ علیہ نے۔ عراق عجم۔ بصرہ۔ کوفہ۔ بغداد مکہ۔ مدینہ۔ شام۔ مصر۔ واسطہ۔ رے اور اور اسلامی بلاد وغیرہ کی سیاحی کئے تہے۔ اور اس طبقہ کے بڑے بڑے علما[2] محدثین سے فن حدیث میں کمال پیدا کیا۔ بہت سارے مفید کتابیں تصنیف کیں۔ از انجملہ یہہ (ابن ماجہ) بہی تصنیف کرکے ابو ذرعہ رازی رح کے پاس لے گئے۔ شیخ نے اس سنن کو غور کی نظر سے دیکہا اور کہا کہ اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتہہ لگ جائے تو میں یقین کرتا ہوں کہ اکثر فن حدیث کی مروجہ کتابیں اور متداولہ جوامع معطل اور بے کار ہو جائینگے۔ فی الواقع (سنن ابن ماجہ) کے ترتیب ابواب اور احادیث کی عدم تکرار اور بر جستہ اختصار اور جسقدر ظاہری و باطنی خوبیں اس کتاب میں ہیں

[1] (ابن ماجہ) بہ تخفیف جیم۔ حقیقہ میں (ماجہ) مصنف رح کی والدہ کا نام ہے اسلئے (ابن ماجہ) پر ہمزہ مکسورہ زیادہ کیا گیا یعنی یہ اصطلاحی بات ہے کہ جہاں کسی راوی کے والدین کے نام مگر (سند یا نسب) میں واقع ہوں۔ اور والدہ دادی کے ساتہہ مشتبہہ ہوتی ہو تو وہاں والدہ کے نام کے ساتہہ جو لفظ (بن) لاحق کیا جاتا ہے بزیادتی ہمزہ مکسورہ لکہا جائیگا۔ تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ راوی کی (ابن بہمزہ مکسورہ) صفت پڑی ہے۔ نہ اپنی ماقبل کی جیسے ابن ماجہ بہمزہ مکسورہ) صفت عبد اللہ محمد کی ہے نہ اپنے ماقبل کی اور اسیطرح (عبد اللہ بن مالک ابن بنجیہ) میں ماں کا نام دادی کے نام کے ساتہہ مشتبہ ہو رہا ہے۔ لہذا رفع اشتباہ کے لئے ہمزہ مکسورہ بن بنجیہ پر زیادہ کیا گیا جس سے یہ معلوم ہوا کہ صفت عبد اللہ کی ہے نہ مالک کی ۱۲

[2] جبارہ بن مغلس ابراہیم بن منذر۔ ابن نمیر۔ ہشام بن عمارہ۔ ابو بکر بن ابی شیبہ۔ یہ حضرات ابن ماجہ کے اساتذہ میں سے ہیں

ہین وہ دوسرے کتابون مین کم ہون گے ابو زرعہ کی اسکی صحت پر یہی شہادت یقینی اطمینان کا پورا فائدہ دیتی ہے کہ یہہ صحیح ہے۔ مگر انہین کا بیان ہے کہ اس کتاب مین عـ۴ (وہ حدیثین جنکے سند مین خلل۔ یا متہم بالوضع ہین) (۳۰) تک پہونچے ہون گے۔ غرض اس سنن مین (۳۲) کتابین اور (۱۵۰۰) باب اور (۴۰۰۰) کل احادیث مذکور ہین ابن ماجہ رحمتہ اللہ علیہ بروز دوشنبہ (۲۷) رمضان ۲۷۳ھ ہجری مین وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعضے لوگون کے پاس ابن ماجہ کی جگہ موطا سمجھا جاتا ہے۔ ان چھہ کتابون کو تغلیبا صحاح کہا کرتے ہین۔

فصل ۶ علامات وضع حدیث و کذب راوی کے بیان مین

وہ حسب ذیل ہین

علامات ۱ مشہور تاریخ کے خلاف روایت کرنی

" ۲ راوی رافضی ہو یا ناصبی۔ صحابۂ کرام یا اہل بیت کے طعن مین حدیثین روایت کرے۔

عـ۴ لف ونشر مرتب۔ لیکن اسمین تامل کیا جائے کہ آیا یہ راوی منفرد ہے یا نہین۔ بصورت اولی حدیث اعتبار کے لائق نہین۔ اور بصورت ثانیہ اگر دوسرے حضرات بھی اوس حدیث کو روایت کرتے ہون تو معتد بہ سمجھی جائے اور اوسکے حسن تاویل مین توجہ مبذول فرمائی جائے

عـ۵ چنانچہ غیاث بن سیمون نامی ایک محدث مہدی خلیفہ عباسی کی مجلس مین حاضر ہوئے اور خلیفہ کبوترون کے اوڑانے مین مشغول تھا غیاث بن سیمون نے بطور خوشامد (لا سبق الا فی خف او نصل او حافر او جناح) جسمین لفظ جناح انکی گھڑنتی تھی پڑھ سنائے خلیفہ کو یہہ گھڑنتی سخت ناگوار گذری جس سے یہہ حکم دیا کہ سارے کبوتر ذبح کرڈالے جائین تا یہہ کبوتر الزام کذب علی النبی کے باعث نہون عـ۶ جیسے قضائے عمری کے نسبت حدیث بیان کرنے یا (الا تاکلوا البطیخ حتی تذبحوہ) وغیرہ کی حدیث عقل وشرع کے مخالف ہے۔

علامات	۳	ایک ایسی حدیث روایت کرے کہ جسپر جمیع مکلفین کی معرفت اور عمل فرض مانا جائے بشرطیکہ وہ راوی منفرد نہو۔
"	۴	مقتضائے وقت و حال راوی کے کذب بیانی پر قرینہ ہوسکے
"	۵	مقتضائے عقل و شرع کے مخالف اور قواعد شرعیہ اوسکی جہوٹ ہونے پر یقین دلاتے ہوں۔
"	۶	حدیث مین ایک ایسا قصہ بیان کیا جائے کہ وہ فی نفس الامر متحقق ہوتا تو سیکڑون آدمی اوسکے ناقل ہوتے تمثیلاً اگر یون کہا جاوے کہ پندرہ تاریخ سنہ فلان جمعہ کے دن دو بجے کیوقت جامع مسجد مین خطیب منبر پر مار ڈالا گیا اور اوسکی ساری کہال نکالدی گئی اور یہہ قصہ ایک ہی شخص بیان کرے اور کسی دوسرے سے منقول نہو تو بالضرور وضع قصہ پر یقین ہوگا
	۷	لفظ اور معنی مین رکاکت ہونی۔
"	۸	وعید شدید مین گناہ صغیرہ پر افراط کرنا یا وعدہ عظیم مین عمل قلیل پر افراط کرنا۔
"	۹	عمل قلیل پر حج و عمرہ کا ثواب بیان کرنا
	۱۰	اچہے کام کر نیوالونکو انبیاؤن کے ثواب کا وعدہ بیان کرنا یا یون کہنا کہ ستر انبیاؤنکا ثواب اوسکو نصیب ہوگا۔
	۱۱	خود ہی وضع حدیث کا اقرار کرے (رسالہ عجالہ نافعہ)

ع۔ ان جملون کے یہہ معنی ہین کہ مرتکب گناہ صغیرہ کو بڑی بڑی عذابون کے خوف دلانے مین مبالغہ کرنا یا تہوڑے کام کے قلیل عمل پر بڑے بڑے وعدون کے ساتہہ مبالغہ کرنا جیسے یون کہنا کہ اگر کوئی شخص دو نفل رکعتین نماز پڑہے تو اوسکو ستر ہزار مکان اور ہر مکان مین ستر ہزار حجرہ اور ہر حجرہ مین ستر ہزار تخت اور ہر تخت پر ستر ہزار حورین ملین گی۔ پس اس قسم کی احادیث خواہ ثواب مین ہون خواہ عذاب مین موضوع سمجہے جاینگے

فصل ۷ معرفت اسماء مشتبہ کے بیان مین

وہ حسب ذیل ہے

سَلَّام - جہان کہین کتب احادیث مین واقع ہو اوسکو بہ تشدید لام پڑہنا چاہیے مگر پانچ اسم (۱) عبداللہ بن سَلام (۲) محمد بن سَلام بیکندی شیخ بخاری (۳) سلام بن محمد بن ناہض المقدسی (۴) محمد بن عبدالوہاب بن سلام مغربی (۵) سلام بن حقیق -

عُمارہ جہان کہین احادیث مین واقع ہو بضم عین پڑہنا چاہیے مگر لفظ پدرابی بن عمارہ جو صحابی ہین کسرہ عین سے پڑہا جاتا ہے

کریز بفتح کاف قبیلہ عالم مین - اور بضم کاف بصیغہ تصغیر - قبیلہ عبد الشمس مین حاصل یہہ کہ جس کسی کے نسب مین یہہ نام آوے دیکہنا چاہیے کہ یہہ خزاعی ہے یا عبشمی ہے بصورت اولی فتح سے پڑہنا چاہیے و بصورت ثانی مصغر -

عِسل جہان کہین حدیث مین واقع ہو بکسر عین و سکون ہملتین پڑہنا چاہیے مگر عسل بن رکوان الاخباری البصری کو بفتح عین پڑہنا چاہیے -

غنّام جہان کہین حدیث مین واقع ہو بفتح عین معجمہ و تشدید نون پڑہنا چاہیے مگر غنام بن علی العامری الکوفی کو بفتح عین مہملہ بتشدید مثلثہ پڑہنا چاہیے -

جنکا صحاح ستہ مین کہین ذکر نہین ہے ۵ اور اونکی بہی صحاح مین کوئی روایت نہین -
ح یہہ یہودی تہے جنکی عناد اور عداوت اور شرارت اور فساد کا ذکر احادیث مین متعدد مقامون پر کیا ہے - عہ مگر یہہ شخص صحیحین مین مذکور نہین ہے - ۱۲

قُمَیر جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہیے مگر قمیر جو نام مسروق بن اجدع کی ہوے ہیں وہ وزن پر طویل کے پڑھا جاہیے

جَمّال جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو اوسکو بجیم معجمہ پڑھنا چاہیے۔ مگر پدر موسیٰ بن ہارون حمّال بجائے مہملہ پڑھا جاہیے۔

عیشی اگر بصریون کے اسناد مین واقع ہو تو عیشی منسوب الی العیش پڑھنا چاہیے اور اگر کوفیون کے اسناد مین واقع ہو تو عبسی بباے موحدہ وسین مہملہ پڑھنا چاہیے اور اگر شامیون کے اسناد مین واقع ہو تو عنسی بجائے باے موحدہ نون سے پڑھا جاہیے۔

یسار جہاں کہیں حدیث مین واقع ہو سین مہملہ پر یائے تحتانیہ کو مقدم کیا جائے مگر استاد بخاری یعنے محمد بن بشار مین شین معجمہ پر باے موحدہ کو مقدم کیا جائے۔

بِشْر جہاں کہین موطا اور صحیحین مین واقع ہو جائے بکسر باے موحدہ وسکون شین معجمہ پڑھنا چاہیے مگر چار شخص کہ بضم باے موحدہ وسین مہملہ پڑھے جاتے ہین (۱) عبداللہ بن بسر صحابی (۲) بسر بن سعید (۳) بسر بن عبداللہ حضرمی - (۴) بسر بن محجن

بَشِیر جہان کہین موطا اور صحیحین مین واقع ہو جائے طویل کے وزن پر پڑھنا چاہیے۔ مگر چار شخص بصیغہ تصغیر (۱) بُشیر بن کعب عدوی (۲) بُشیر بن یسار ہر دو بشین معجمہ (۳) یُسیر بن عمرو بفتح یاے تحتانی وفتح سین مہملہ (۴) قطن بن نُسیر بہ تقدیم نون مضمومہ وسین مہملہ مفتوحہ پڑھا جائے۔

نوٹ یعنی لخیاط اور مسلم خیاط اگر ان دونون لفظونکو خیاط منسوب بگندم فروشی پڑھنا چاہین تو بھی جائز ہے اور اگر حناط منسوب برگ مغیلان فروشی پڑھنا چاہین تو بھی جائز ہے اور اگر خیاط منسوب بجامہ دوزی پڑھا جائے تو بھی جائز ہے اوجہ اسکی یہ ہے کہ یہ تینون حضرات یہ سب پیشہ کرتے تھے۔

یزید جہان کہین حدیث مین واقع ہو اوسکو بروزن مضارع معروف غائب پڑہنا چاہئے۔ مگر تین شخص (۱) برید بن عبداللہ بن ابی بردہ بضم بائے موحدہ ورائے مہملہ مفتوحہ بصیغہ تصغیر (۲) محمد بن عرعرہ بن برند بکسر موحدہ ورائے مہملہ و نون ساکنہ بعضون نے دونون کو فتح سے پڑہا ہے (۳) علی بن ہاشم بن برید بفتح بائے موحدہ وکسر رائے و یائے تحتانیہ ان تین اسمون کو مضارع کے وزن پر نہین پڑہ سکتے

براء جہان کہین حدیث مین واقع ہو اوسکو بائے موحدہ مفتوحہ مخففہ پڑہنا چاہئے۔ مگر دو شخص (۱) ابو العالیہ ابو البراء (۲) ابو المعشر البراء ان دو لفظون کو بہ تشدید رائے مفتوحہ پڑہنا چاہئے۔

حارثہ جہان کہین حدیث مین واقع ہو اوسکو بحائے مہملہ ورائے مکسورہ و مثلثہ مفتوحہ پڑہنا چاہئے مگر چار نامون مین جیم معجمہ اور رائے مہملہ اور یائے تحتانیہ ہوگا۔

(۱) جاریہ بن قدامہ (۲) یزید بن جاریہ (۳) عمرو بن ضبان بن اسید بن جاریہ (۴) اسود بن علاء بن جاریہ

اُبی جہان کہین حدیث مین واقع ہو بضم ہمزہ و فتح بائے موحدہ و تشدید یائے تحتانیہ پڑہا جائیگا مگر ایک نام[ع۵] مین ہمزہ ممدودہ مفتوحہ اور بائے موحدہ مکسورہ اور یائے تحتانیہ مخففہ کے ساتھہ پڑہا جاتا ہے۔

ع۵ وہ نام (آبی اللحم) ہے۔ آبی اللحم کے وجہ تسمیہ مین دو قول ہین بعضون نے یہہ کہا ہے کہ انہون نے گوشت کہانے سے انکار کیا تہا۔ اور بعض نے یہہ کہا ہے کہ بتون کے نام پر جو جانور ذبح کئے جاتے تہے) اون کو کہانے سے انکار کیا تہا۔

حریز جہان کہین حدیث مین واقع ہو بجیم معجمہ و تکرار رائے مہملہ پڑہنا چاہیے مگر دو ناموں مین کہ حائے مہملہ اول مین اور زائے معجمہ اخیر مین ہوگا وہ دو نام یہہ ہین (۱) حریز بن عثمان رحبی (۲) ابو حریز عبد اللہ بن حسین۔

خراش جہان کہین حدیث مین واقع ہو بکسر خائے معجمہ پڑہنا چاہیے مگر ایک نام مین بجائے مہملہ پڑہا چاہیے۔ وہ نام پدر ربعی بن حراش ہے۔

حُصَین جہان کہین حدیث مین واقع ہو بصیغہ تصغیر بصاد مہملہ پڑہنا چاہیے مگر ایک نام کو طویل کے وزن پہ پڑہا چاہیے۔ وہ نام یہہ ہے ابو حصین عثمان بن عاصم اور ایک نام بصیغہ تصغیر بضاد معجمہ بہی آیا ہے وہ نام یہ ہے۔ حضین بن منذر ابو ساسان ہے

حازم جہان کہین کتب ثلاثہ مذکورہ مین واقع ہو۔ بجائے مہملہ اور زائے معجمہ پڑہنا چاہیے۔ مگر ایک نام مین خائے معجمہ پڑہا جاتا ہے وہ نام یہہ ہے۔ ابو معاویہ محمد بن خازم

حَبّان جہان کہین حدیث مین واقع ہو بفتحہ حائے مہملہ اور بتشدید بائے موحدہ پڑہنا چاہیے مگر تین ناموں مین حائے مہملہ مکسورہ اور باقی علی حالہ پڑہین۔ وہ تین نام یہہ ہین (۱) حبان بن عطیہ (۲) حبان بن موسی (۳) حبان بن عرقہ

حَبیب جہان کہین حدیث مین واقع ہو طویل کے وزن پر پڑہنا چاہیے مگر تین ناموں مین بضم خائے معجمہ بصیغہ تصغیر ہوگا وہ تین نام یہہ ہین (۱)

ملہ یہ عکرمہ کے راوی ہین۔ ملہ یہہ مشہور ہ (ضریر کوفی) شاگرد اعمش ہین بعض نے ان ناموں مین فتحہ اور بتشدید موحدہ پڑہا کرتے ہین وہ نام یہہ ہین۔ حبان بن منقذ اور جد محمد بن یحیی بن حبان اور خود اور جد حبان بن واسع بن حبان اور حبان بن بلال ۱۲

(۱) حبیب بن عدی (۲) حبیب بن عبد الرحمن (۳) ابو خبیب

حکیم جہان کہین حدیث مین واقع ہو طویل کے وزن پر پڑہنا چاہیے مگران دونامون مین بصیغہ تصغیر پڑہا جاتا ہے (۱) پدر زریق بن حُکیم (۲) حُکیم بن عبد اللہ

رباح جہان کہین حدیث مین واقع ہو برائے مفتوحہ پڑہنا چاہیے مگرایک نام مین بہ کسر رائے مہملہ پڑہا جائے۔ ابو قیس زیاد بن رِباح

زُبَید جہان کہین صحیحین مین واقع ہو۔ بضم زائے معجمہ وفتحہ بائے موحدہ بصیغہ تصغیر پڑہنا چاہیے اور موطا مین جہان کہین واقع ہو بصیغہ تصغیر (تصغیر زبد) پڑہا جائے۔

سلیم موطا اور صحیحین مین جہان کہین حدیث ہو بصیغہ تصغیر پڑہنا چاہیے مگر سلیم بن حیان بروزن طویل پڑہا جاتا ہے۔

سلم جہان کہین حدیث مین واقع ہو۔ بہ فتح سین مہملہ وسکون لام پڑہنا چاہیے۔

حزام جہان کہین حدیث مین واقع ہو بحائے مہملہ وزائے معجمہ (قبیلہ قریش مین) اور رائے مہملہ (قبیلہ انصار مین) پڑہا جاتا ہے۔ اور صورۃ۔

سلیمان بالیاء التحتانیہ۔ جہان کہین حدیث مین واقع ہو پیغمبر علی نبینا وعلیہ السلام مراد مین۔ مگر چہ اسم (۱) سلمان فارسی (۲) سلمان بن عامر ضبی (۳) سلمان الاغر (۴) عبد الرحمن بن سلمان (۵) ابو حازم ؏ سلمان

؏ ابو حازم جو ابو ہریرہ رض کے راوی ہین اونکا نام بہی سلمان تہا۔ اور ابو رجاء مولاء ابو قلابہ اونکا نام بہی سلمان ہے یہ دونو حضرات کے نام کتب ثلاثہ مین مذکور نہین ہے بلکہ صرف کنیت سے مشہور ہین ۱۲

(۶) ابو رجاء سلمان - فافہم

سلمہ جہان کہین حدیث مین واقع ہو حروف ثلثہ کو مفتوح پڑھنا چاہیے مگر دو جائے بکسر لام (۱) عمرو بن عہ سلمہ جرمی (۲) بنو سلمہ عہ

عبیدہ جہان کہین حدیث مین واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہیے مگر چار جائے (۱) عبیدہ بن سفیان (۲) عامر بن عبیدہ باہلی (۳) عبیدہ بن حمید (۴) عبیدہ سلمانی

عبادہ جہان کہین حدیث مین واقع ہو بضم عین و تخفیف بائے موحدہ پڑھنا چاہیے مگر محمد بن عبادہ الواسطی - کو عین مفتوحہ کے سات پڑھنا چاہیے -

عبدہ جہان کہین حدیث مین واقع ہو بفتح عین و سکون بائے موحدہ پڑھنا چاہیے مگر دو شخص (۱) عامر بن عبدہ (۲) بجالہ بن عبدہ ان دونون کو بفتحتین پڑھنا چاہیے -

عباد جہان کہین حدیث مین واقع ہو بفتح عین و تشدید بائے موحدہ پڑھنا چاہیے - مگر قیس بن عباد - کو بضم عین و تخفیف بائے موحدہ پڑھتے ہین -

عقیل جہان کہین حدیث مین واقع ہو بفتح عین و کسر قاف مگر تین شخصون کو بصیغہ تصغیر پڑھتے ہین (۱) عقیل بن خالد (۲) یحیی بن عقیل (۳) بنو عقیل -

عہ یہہ صاحب مسجد بصرہ کے امام تھے عہ یہہ انصاری کا قبیلہ کہلاتا ہے سے بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اوستاد ہین للعہ یہہ نام صحیح مسلم کے خطبہ مین واقع ہے اور ان دونون عبدہ کو بہ سکون با بھی پڑھ سکتے ہین -

سے یہہ ابن شہاب زہری کے شاگرد ہین -

ے یہہ عرب مین مشہور و معروف قبیلہ ہے -

واقد جہان کہین کتب ثلاثہ مین واقع ہو۔ قاف سے پڑہنا چاہیے۔

بلفظ النضر جہان کہین حدیث مین واقع ہو وہ اگر محلے باللام[ع] ہے تو اوسکو بضاد معجمہ پڑہنا چاہیے اور اگر معری عن اللام ہے تو اوسکو بصاد مہملہ پڑہنا چاہیے۔

عُبید و حُمید جہان کہین حدیث مین واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑہنا چاہیے۔

ایلی[ع] جہان کہین حدیث مین واقع ہو بفتح ہمزہ و سکون یاے تحتانیہ و تخفیف لام پڑہنا چاہیے۔

بزاز جہان کہین حدیث مین واقع ہو بدو زای منقوطہ پڑہنا چاہیے مگر دو شخصون کے نام مین۔ پہلا زائے معجمہ دوسرا راے مہملہ ہے (۱) خلف بن ہشام البزار (۲) حسن بن صباح بزار

البصری جہان کہین حدیث مین واقع ہو بیای موحدہ منسوب بہ شہر بصرہ مراد ہوتا ہے مگر تین شخصون کے نامون مین نون پڑہا جاتا ہے (۱) مالک بن اوس نصری (۲) عبد الواحد بن عبد اللہ نصری (۳) سالم بن فلان مولی النصریین

ثوری جہان کہین حدیث مین واقع ہو بثای مثلثہ مفتوحہ پڑہا جاتا ہے مگر ابو یعلی محمد بن صلب توزی۔ بتای مثناۃ فوقانیہ و تشدید واو پڑہا جائے۔

ع جیسے (ابی نضر) اور (النضر بن حارث) یہہ اصطلاحی فرق ہی جس سے امتیاز آپسمین اس طرح ہوسکتا ہی جیسے عمر اور عمرو۔ واو سے اور بدون واو کے

ع یہہ حدود شام مین ایک مشہور شہر کیطرف منسوب ہے اور اسکا اعراب اس غرض سے بتلایا گیا کہ (ابلی) منسوب بہ ابلہ بضم ہمزہ و باے موحدہ مضمومہ و تشدید سے ممتاز ہو جائے۔ لیکن یہہ (ابلی) صحیحین مین کہین مذکور نہین ہے۔

س نصر نامی عرب مین ایک مشہور قبیلہ ہے جسکی طرف اون حضرات کی نسبت کی جاتی ہے۔

ع فارس مین ایک بلدہ کا نام ہے جسکی طرف نسبت کی جاتی ہے۔

الجُریری جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بضم جیم معجمہ یعنے بصیغہ تصغیر پڑہنا چاہیے
مگر یحیی بن ایوب جریری کو بفتح جیم معجمہ اور یحیی بن بشیر حریری کو
بفتح حاء مہملہ پڑہنا چاہیے۔

سلمیعہ جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح سین مہملہ پڑہنا چاہیے
ہمدانی جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بہ سکون میم و دال مہملہ پڑہنا چاہیے
مگر ہمذانی کو بفتح میم و ذال معجمہ پڑہنا چاہیے۔

زُبیر جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بضم زائے معجمہ پڑہا جاتا ہے
مگر عبد الرحمن بن زبیر کو بالفتح۔

زیاد جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بیائے تحتانیہ پڑہنا چاہیے۔
مگر ابا الزناد کو نون سے پڑہتے ہیں۔

شریح جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بشین معجمہ اور حای مہملہ کے ساتہہ
بصیغہ تصغیر پڑہا چاہیے۔ مگر تین ناموں میں بسین مہملہ اور
جیم معجمہ پڑہتے ہیں وہ تین نام یہہ ہیں۔
(۱) سریج بن یونس (۲) سریج بن نعمان (۳) احمد بن ابی سریج۔

شیبان جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بشین معجمہ اور یای تحتانیہ کے ساتہہ پڑہا جاتا ہے۔

عہ یہہ بہی بخاری رح و مسلم رح کے اوستاد ہیں۔ اور جریری میں یا نسبتی بطرف جریر سمجہی جاتی ہے
عہ اہل حدیث (انصار کے قبیلہ سلمی کیطرف منسوب کرنیکی وجہ سے بکسر سین مہملہ پڑہنا چاہیے۔
سہ متاخرین نے میم کو مفتوح پڑہا ہے اور اسکے نسبت قبیلہ ہمدان کیطرف کیجاتی ہے۔
للعہ عراق عجم کے ایک شہر ہے اور صحیحین میں اوس شہر کیطرف کہیں نسبت نہیں کیے گئے۔
ھہ یہہ شخص ہیں جس نے رفاعہ کی بی بی سے نکاح کیا تہا (فتذکر) حدیث کہدبۃ الثوب)
سہ سنان بن ابی سنان اور سنان بن ..... ربیعہ اور سنان بن سلمۃ اور احمد بن سنان
اور ابو سنان ضرار۔ اور ام سنان۔ یہہ سب سما، لفظ شیبان سے قریب قریب سمجہے جاتے
ہیں۔ مگر یہہ کل سین مہملہ اور نون کے ساتہہ پڑہے جاوینگے۔

فصل ۸ عادت ترمذی کے بیان مین

دو باہم متنافی اقسام احادیث کو جمع کرنا اکثر ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی عادتی بات ہے گو بظاہر باہم منافات سمجھی جاتی ہے مگر تعمق نظر کا نیک نتیجہ اس مسئلہ کے حل کا کافی یقین دلاتا ہے کہ ان دونون وصفون مین باہمی کوئی منافات نہین مثلاً جس حدیث مین (ھذا حدیث حسن صحیح) فرماتے مین۔

(۱) اس جملہ کے یہہ معنے ہو سکتے ہین کہ یہہ حدیث حسن ہے یا صحیح۔

(۲) یا یہہ معنے ہو سکتے ہین کہ یہہ حدیث ایک اعتبار سے صحیح مانی جاتی ہو اور ایک اعتبار سے حسن اگر اسکے متعلق تمثیلاً یون کہا جائے کہ ایک ہی اسناد مین زید۔ عمرو۔ بکر۔ خالد۔ احمد۔ محمود) راوی ہون اور محدثین کی گروہ خاص کا خیال صرف (زید) کی ثقہ ہونے کے متعلق اطمینان کے لائق نہو اور ایک گروہ خاص ثقہ سمجھتی ہو۔ تو بلحاظ معنی اول اس حدیث کو (ھذا حدیث حسن) کہنا کوئی اصولی مسئلہ کے منافی نہوگا اور بلحاظ معنے ثانی اوسکی نسبت (ھذا حدیث صحیح) کہنا کوئی غلط نہ سمجھا جائیگا۔

(۳) یا یہ معنی ہو سکتی ہین کہ ایک اسناد کی حیثیت سے (ھذا حدیث صحیح) کہنا نامناسب نہین اور ایک دوسری اسناد کے لحاظ سے (ھذا حدیث حسن) کہنا غلط نہین۔

(۴) یا یہہ معنے ہو سکتے ہین کہ (حسن) سے حسن لغوی مراد ہو اور (صحیح) سے صحیح اصطلاحی یا بالعکس

(۵) یا معنی ہو سکتے ہین کہ صحیح سے (صحیح لغیرہ) اور (حسن) سے (حسن لذاتہ) مراد ہو پس بوجوہ بالا (ھذا حدیث حسن صحیح) کہنا نامناسب نہ سمجھا جائیگا ایسی ہی بحث اس مسئلہ مین کہ (ھذا حدیث حسن غریب) کیونکر صحیح ہو جائیگا اسکا جواب نمبر ۳ و ۴ سے ہی ممکن ہے اور یہہ جواب بھی ہو سکتا ہی کہ جس (حسن) کی تعریف مین تعدد طرق مذکور ہی وہ (ما نحن فیہ) سے خارج ہے بلکہ ہماری مراد اسکی قسم ثانی ہی اور اسکا غریب کیساتھہ مجتمع ہونا ممکن نہین دفتس علیہ ۲ ابو الفی

ف تحریر دیدعہ یعنے جسکو ہر کوئی پسند کرتا ہو ۔ کیونکہ حسن کی یہی ہے کہ متعدد طریقون سے ثابت ہو اور حدیث غریب میں یہی ایک طریقہ ہوا

فصل (۹) رموز اور متفرق مسائل کے بیان مین

ثنا - نا کا لفظ جہان کہین حدیث مین واقع ہوگا وہ مخفف (حدثنا) سمجھا جاتا ہے۔

انا کا لفظ جہان کہین حدیث مین واقع ہوگا وہ مخفف (اخبرنا) سمجھا جاتا ہے۔

ح کا لفظ جہان کہین حدیث مین واقع ہوگا۔ وہان تحویل[عہ] مراد ہوتی ہے

قال کا لفظ ہر (حدثنا) یا (اخبرنا) یا (انبأنا) یا (حدثنی) یا (اخبرنی) یا (انبأنی) کے پہلے کہا جانا ضروری ہے مگر جو لفظ الفاظ مذکورہ سے ابتداء اسناد مین واقع ہوتا ہے اس کے پہلے کہنا ضروری نہین۔

صیغہ جمع متکلم مع الغیر جیسے (اخبرنا)[۱] اکثر سمع مع الغیر پر دال ہے اور کبھی تعظیم پر۔

یُنمی بفتح یائے تحتانیہ وسکون نون میم مکسورہ جہان کہین آوے وہان حدیث کے مرفوع ہونیکا یقین ہے۔

عن ابیہ عن جدہ جہان کہین احادیث مین مروی ہو وہان دو احتمال ہوسکتے ہین (۱) احتمال یہہ ہوسکتا ہے کہ وہ ضمیر راوی کیطرف راجع ہو (۲) احتمال یہہ ہوسکتا ہے کہ وہ ضمیر (ابیہ) کیطرف راجع ہو۔

---

[۱] یعنے جب متعدد طلبانے اپنے شیخ کی زبان سے کسی روایت کو سنا ہو تو ہر ایک شخص (اخبرنا) یا (حدثنا) کہنے کا مجاز ہے اور کبھی احادیث مین یہہ صیغہ تعظیما بھی مستعمل ہوا کرتا ہے جیسے (انا نحن نحی الموت) قرآن مین وارد ہے۔ [عہ] تحویل اسکو کہتے ہین کہ جہان ایک متن حدیث کے دو اسناد ہون یعنی ایک اسناد سے دوسرے اسناد کی طرف نقل کیجائے

زیادتی حدیث مین کرنی مختلف فیہ ہے مگر قول مفتی بہ یہہ ہے کہ زیادتی عالم متبحر کی جائز مانی جاتی ہے۔

نقل بالمعنی عالم متبحر کو جائز ہے۔

مُرادف کا مرادف کی جگہ لفظ کا استعمال یا متن کی صورت بدلدینی یا اختصار[ع۱] کرنا ہرگز جائز نہین مگر عالم متبحر کو۔

حدثنا یا حدثنی کے ساتھہ اوس وقت روایت کر سکتے ہین جبکہ الفاظ زبان شیخ سے سنے گئے ہون[ع۲]

اخبرنا یا اخبرنی کے ساتھہ اوسوقت روایت کر سکتے ہین جب کے شیخ کو احادیث سنائی گئی ہون

مثلہ سے اوسوقت تعبیر کر سکتے ہین جبکہ متابعت لفظاً اور معناً مانی جاتی ہو۔

نحوہ سے اوسوقت تعبیر کر سکتے ہین جبکہ متابعت صرف لفظاً ہی سمجھی جاتی ہو

لفظ حسد[ع] جہان کہین احادیث مین واقع ہو وہان غبطہ مراد ہے[ع۳]۔

ع۱ مفردات مین ہو یا مرکبات مین۔

ع۲ تحدیث اور اخبار مین کوئی مفید فرق نہین مگر جسقدر باہمی فرق مین کوشش کیگئی اوسیقدر تکلفات کرنے پڑے۔ سچ تو یہہ ہے کہ باہمی تفریق اہل مشرق کی اصطلاحی بات ہے مغربین کے منانی نہین نہ وہ اُسکے قائل بلکہ علی العموم تحدیث اور اخبار ایک ہی معنی مین مستعمل ہے۔

ع۳ غبطہ یعنے اوس امر کی آرزو اور خواہش کرنی کہ جو کسی شخص خاص کو حاصل ہے (تمثیلاً) اگر یون کہا جائے کہ "جسقدر خدانے تجھے مال و متاع یا علم و فضل یا اعزاز سے سرفراز فرمایا اگر مجھے بہی عنایت فرماتا تو مین بہی تجھہ جیسا ثوابی امور مین صرفہ کرتا" غرض اس قسم کی جائز آرزو و خواہش کرنی ہمارے شرعی مسئلہ کے اصولی خیال کے ناموافق نہین جیسے اس قسم کے ناجائز آرزو کرنی کہ "تجھے خدا محروم کیے اور مجھے یا نصیب" منافی سمجھی جاتی ہے۔

یجمع[۱] بین الصلوتین بین الظہر والعصر والمغرب والعشا

جہان کہین حدیثون مین وارد ہوتا ہے وہان جمع صوری مراد ہوتی ہے مگر جمع بین المغرب والعشا مزدلفہ مین جمع حقیقی کے ساتھہ تاویل کیجاتی ہے

رقبی[۱] اوسکو کہتے ہین[۲] کہ کوئی شخص اپنے ملک کو کسی کے ہاتھہ باین شرط کہ (اگر مین تجہسے پہلے مرون تو یہہ ملک تیری ہے اور اگر تو مجہسے پہلے مرے تو میری ہے) دینے کا معاہدہ ہے۔

عمری[۳] اوسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنی ملک کو کسی غیر کے ہاتھہ بقید حیات بخشدے۔ اور الفاظ ذیل باب البیع مین مروج مین

---

[۱] اکثر جملۂ (یجمع بین الصلوتین بین الظہر والعصر یا بین المغرب والعشا) احادیث مین واقع ہوتا ہے۔ جسکی تاویل احناف کے پاس جمع صوری کے ساتھہ کیجاتی ہے مگر مقام مزدلفہ مین اور جمع صوری اوسکو کہتے ہین کہ ایک نماز آخر وقت پڑہی جائے اور دوسری نماز اوس کے ابتدائی وقت مین اور بعضے ارباب مذہب جمع حقیقی کے ساتھہ تاویل فرماتے ہین جسکی یہہ معنے ہین کہ دو مستقل نمازین ایک ہی وقت مین دوسرے نماز کے وقت مین پڑہی جاوین عام اس سے کہ مزدلفہ ہو یا غیر مزدلفہ۔

[۲] گو اس قسم کا معاہدہ کرنا مصلحت کے خلاف ہے مگر تاہم اگر کوئی کردے تو جائز سمجھا جا سکتا یا نہین اور اسمین وارثہ کا ہمارے امام صاحب اور امام محمد رحمہم اللہ کے پاس صحیح نہین اور امام ابو یوسف رح کے پاس جائز ہے اور بعضو کے پاس

[۳] غرض جب تک وہ شخص زندہ رہتا ہی اوس عطیہ پر ملکانہ تصرف کرنیکا مستحق سمجھا جاتا ہی بعد انتقال وارثون کے مستحق ہوتے ہین اختلاف ہے بعض کا یہ قول ہی کہ وہ مستحق ہو سکتے ہین۔ کیونکہ عطیہ فی نفسہ ہبہ ہے اور قید حیات مستدرک و باطل جیسا کہ حدیث بصراحت مذکور ہی (فانہ من اعمر عمری فہی للذی اعمر حیا و میتا و لعقبہ وقال ان العمری میراث لاہلہا) اور بعض کا یہ ارشاد ہی کہ ورثہ اوس عطیہ کے مستحق نہین سمجھے جاتے کیونکہ عطیہ فی نفسہ عطیہ نہین بلکہ ایک ملک مستعار ہے جسکا مراد اصل مالک کے طرف کسی مدت تک ضروری ہی چنانچہ حدیث مین وارد ہے (واما اذا قال ہی لک ما عشت فانہا ترجع الی صاحبہا) غرض اون کا فیصلہ یہہ ہے کہ اگر کوئی معطی بوقت عطا یون کہدے کہ مین نے تجھے اس شے کا بعد مرگ کے مالک بنا دیا اور تیرے بعد تیری اولاد مستحق ہے تو بالاتفاق یہ ہبہ سمجھا جاتا ہے اور اگر مطلقا (ہی لک ما عشت) کہدے تو بھی جمہور اسکو حکم اول ہی مین داخل کرتے ہین اور شرط کو باطل کہا ہو یعنی وہ ہبہ ہے اور اگر (ہی لک ما عشت فاذا مت رجعت الی) کہے تو بھی ہمارے پاس حکم اول ہی مین داخل ہے اور شرط و تقیید باطل اور امام احمد رح فرماتے ہین کہ یہہ عمری جائز ہے اور امام مالک فرماتے ہین کہ جمیع صور بالا مین وہ فی نفسہ ملک عطیہ نہین ہو سکتا ہے بلکہ تملیک منافع یعنی عاریت سمجھا جاتا ہی۔ واللہ اعلم بالصواب

مزابنت غیر معین ثمرہ درخت (علہ) کو معین ثمرہ کے عوض فروخت کرنا

محاقلہ غیر معین غلہ کو معین غلہ کے عوض فروخت کرنا -

مخابرہ زمیندار اپنی زمین کو کسی کے حوالہ کرے باین شرط کہ (د) تو اسمین ہل جوت اور غلہ بو - اور جسقدر اسمین پیداوار ہو گی اوسمین سے مجھے چوتہائی یا تہائی کرایہ زمین دینا ہو گا -

معاومہ ٹھیکے کا نام ہے یعنے ثمرہ (علہ) درخت یا کسی شئی کو سال دو سال یا اس سے زائد مدت پر فروخت کرنا -

ثنیا (علہ) بیع مین مجہول شئے کے استثنا کرنیکا نام ہے -

عرایا محتاجون کو معین ثمرہ (علہ) دیکر اون کے خیراتی درختون کا میوہ خرید کرنیکا نام ہے

ملامسہ اوسکو کہتے ہین کہ جہان ایک شخص نے (علہ) دوسرے کے کپڑے کو چھو لیا فوراً وہ بیع منعقد ہو گئی

منابذہ وہ بیع ہے (علہ) کہ جہان ایک نے دوسرے کی طرف کپڑا پھینکا اور اوس نے اسکے طرف تو وہ بیع فوراً منعقد ہو گئی -

---

علہ ثمر سے عموم مراد ہے خواہ میوہ ہو خواہ غلہ اناج

علہ تمثیلاً یون کہہ سکتے ہین کہ (مین نے اپنی جمیع مکانات کو بیع کئے) مگر دو مکان اب یہہ غیر معین کردہ دو مکان عمدہ ہین یا بڑے - یا طلائی - یا نقرئی - یا شکستہ ہین - یا غیر شکستہ - لہذا یہہ بیع بہی جائز نہین ہان اگر اون مستثنیٰ مکانون کو معین اور معلوم کرادے تو بیع بلا شبہ جائز اور صحیح ہو گی -

علہ عادتی بات اور رواج چال عرب کی یہہ تہی کہ اپنے باغ کے بعضے درخت کسی محتاج کو میوہ کہانیکی غرض سے دیدیا کرتے اور اگر وہ محتاج اوسی باغ مین اپنے اہل و عیال کیساتہہ آرہتا اور اصل مالک کی آمد و رفت اون کی تکلیف کا باعث ہوتی تہی تو اصل مالک اپنے پاس سے اوسکو محدود مقدار میوہ دیکر وہ خیراتی درخت کا میوہ خرید کر لیا کرتے جسمین اوس فقیر کا بہلا ہو جاتا اور تکلیف آمد و رفت سے سبکدوش - اور علماؤن نے اوسکو (۵) وسق سے کم مین محدود کر دیا ہے کما دیل علیہ حدیث ابی ہریرہ

علہ یہہ بیع ایام جاہلیت مین ہوا کرتی تہی - بائع مشتری کی باہمی رضا یا خیار دیکہنا بہانا سب بطرف ہو جاتا تہا - اور وہ بیع منعقد ہو جاتی تہی (حضرت نے) اسکو بہی منع فرما دیا ہے

علہ بمضمون صدر ہندسہ دہم فافہم -

بیع الحصاۃ اوسکو کہتے ہین[1] کہ کوئی مشتری اپنے بائع سے یون کہے کہ جب تیری چیز پر کنکر سے پہینکون تو اوس چیز کی بیع منعقد ہو جائیگی یا بائع اپنے مشتری سے یون معاہدہ کرلے کہ جس چیز پر تیری کنکری گرے گی وہ چیز تیرے ہی ہات فروخت کرون گا۔

بیع الغرر اوس کو کہتے ہین کہ بیع مجہول ہو یا بائع کے ید قدرت مین نہو جیسے ہنوز موتی دریا مین ہون اور خرید و فروخت کیجاوے دقس علیہ البواقی

بیع حبل الحبل اوسکو کہتے ہین کہ باردار مادہ مادی جنے پر اوسکو بچہ ہو اور یہہ بچہ اوس موجودہ باردار کے پیٹ مین فروخت کیا جائے اور یہہ بیع اسیطرح ہے جیسے موجودہ حمل کا بچہ لائق بیع نہین

بیع العربان اوسکو[2] کہتے ہین کہ جو چیز بائع کو باین شرط دیجائے کہ (اگر یہہ بیع پوری تکمیل ہولے تو یہہ چیز اوسکی قیمت مین مجرا ہو گی ورنہ یہہ چیز واپس نہو گی)

قراۃ علیہ جہان کہین[3] اسنادون مین واقع ہوتا ہے وہان استاد کو سنانا مراد ہوا کرتا ہے۔

عا۔ اسکے اور بہی ایک معنے ہین وہ یہہ ہین کہ اسقدر زمین بیچے جہانتک تیرا کنکر جا سکتا ہے اور یہہ بیع بہی منع کی گئی۔ ع۲۔ جسکو ہمارے اردو محاورہ مین (بیعانہ) اور (سائی) کہتے ہین اور یہہ بہی ممنوع ہے۔ ع۳۔ چنانچہ کتب نسائی مین اکثر مذکور ہے اور نسائی کا (قراۃ علیہا کہنا مناسب نہین ہین کیونکہ انکے استاد حارث بن مسکین نابینائی کیوجہ سے طلبا کی تدریس اپنے یاد سے فرمایا کرتے تہے لیکن چونکہ نسائی رح سے کچہہ باطنی خصومت کا تعلق بہی تہا جسکی وجہ سے یہہ چہپے چہپائے خاموش آکر سماعت کر لیا کرتے اسلئے وہ (قراۃ علیہ) فرماتے ہین۔

لا یصح (فی ھذا الباب) جہان کتب احادیث مین واقع ہوتا ہے وہان ضعف حدیث مراد ہوتا ہے یا حدیث کا موضوع ہونا۔ ھذا حدیث مسند) سے مرفوع صحابی مراد ہے۔

(من السنۃ کذا) سے موقوف صحابی مراد ہے

الزعم کبھی معنے مین (قول) کے بھی آتا ہے جیسے (انک تزعم لا تعود ثم تعود) ای انک تقول لا تعود اہ

سریہ جس غازی فوج مین حضرت رسالت پناہ صلعم تشریف فرما نہون

غزوہ وہ غازی فوج جسمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہون

قال کبھی معنی مین (فعل) کے بھی آتا ہے جیسے (الا من قال ھکذا ھکذا ھکذا) کبھی معنی مین (اخذ) کے آتا ہے جیسے (قال بیدہ) اور کبھی (مشی) کے معنی مین آتا ہے جیسے (قال برجلہ ونحو ذلک

اصح (ما فی الباب) جہان کہین کتب احادیث مین واقع ہوتا ہے وہان اس سے ارجح اور اقل ضعف مراد ہوا کرتی ہے۔

رباط اوسکو کہتے ہین کہ سرحد اسلام پر بمقابلہ دشمنان دین مستعد اور نگہبانی کے لئے بیٹھنا۔

اعتبار جس سے متابع اور شاہد اور منکر وشاذ وغیرہ کی معرفت ہو جائے۔

منسوب الی الحرفہ یا منسوب الی الشہر۔ یا منسوب الی الحی یا لقب یا یا تخلص یا لفظ ابن یا لفظ بنت۔ اپنے اسم یا قبل کی صفت واقع ہوتا ہے۔

لفظ لیس کبھی معنی مین الا وسوی کے آتا ہے۔
لفظ نفاس کبھی معنی مین حیض کے آتا ہے۔
لفظ مولی کبھی معنی مین غلام کے آتا ہے۔
لفظ زوج کبھی معنی مین زوجہ کے آتا ہے۔
لفظ غیر مرۃ یا غیر واحد جہان کہین حدیثون مین واقع ہوتا ہے وہان (کئے بار یا کئے شخصون سے) مروی ہونا سمجھا جاتا ہے۔
سجدہ سجدتین جہان کہین بجل رکعۃ احادیث مین واقع ہوتا ہے اوس سے رکعۃ رکعتین مراد لی جاتی ہے۔

عہ جیسے فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء فیقرا القرآن ویاکل معنا اللحم ولم یکن یحجبہ عن القرآن شئ لیس الجنابۃ مین لفظ لیس بمعنی الا ہے۔

عہ جیسے فقال مالک انفست قلت نعم قال ھذا امر کتبہ اللہ الخ

سہ جیسے عن شہاب عن حبیب مولی عروۃ مین لفظ مولی بمعنی غلام ہے

سمہ جیسے عن میمونۃ بنت الحارث زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین زوج بمعنی زوجہ ہے۔

سند حدیث

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی
رسوله محمد سید الانبیاء والمرسلین وعلی اله واصحابه
اجمعین اما بعد فیقول العبد المفتقر الی الله الغنی
الهادی المدعو بمنصور علی المرادآبادی ستر الله عثاره
وزلله - وسد بسداد فضله خلله ان المولوی محمد صمدانی
بن قاضی محمد رکن الدین قد استمع وقرء علی الامهات
الست المحتویة للصحاح والحسان من احادیث سیدنا
نبی الانس والجان الصحیحین للشیخین والجامع
المسند للترمذی والسنن للنسائی والسنن لابی داود
السجستانی والسنن لابن ماجة القزوینی والموطأ
للامام محمد والسنن للدارمی رضی الله تعالی عنهم
اجمعین وافاض علینا من برکاتهم وجمعنا معهم
یوم الدین فاجیزه ان یروی عنی بتمامها کما اجازنی
بها خاتم المحدثین مولانا المولوی احمد علی السهارنفوری

تغمده الله برحمته بعد ما سمعت بعضها منه
وقرات بعضها عليه وقال وحصل له القراءة
والسماعة والاجازة من مولانا الشيخ محمد اسحاق
وحصل له القراءة والسماعة والاجازة من مولانا
الشيخ عبد العزيز وحصل له القراءة والسماعة
والاجازة من والده الشيخ مولانا ولی الله بن الشيخ
عبد الرحيم الدهلوی وغيره من اسماء الرواة
لاحاجة الى ذكرها لكونها مذكورة فى الكتب
المعول عليها باسرها فعليه بالضبط والاتقان
فى الالفاظ والمعانی والتثبت والتيقظ فى المقاصد
والمبانی واوصيه بتقوى الله ذى القوة المتين و
الاعتصام بسنة رسوله الامين والاجتناب عن
صحبة الذين اخترعوا لبدع فى الدين وباشاعة العلوم
السنية الدينيه - والاحتراز عن كل ما
يخالفها وعن التدنس برزائل الدنيا الدنيه واسال الله
ولی وله ان يوفقنا لما يحب ويرضى ويجعل اخرتنا خيراً
من الاولى ولاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم
والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد خير الانام
واله الكرام واصحابه العظام الى يوم القيام ؁

كتبه محمد منصور على المرادابادی عفی عنه

اعلان

اس رسالہ معیار الحدیث کا طبعی حق ہر طرح سے ہر شخص
کو نہایت مسرت اور بڑی کشادہ پیشانی کے ساتھ
بخش دیا جاتا ہے جس کا جی جتنا چاہے بلا اجازت
مولف ھذا طبع کر لے اور بھجوائے خیر الناس
من ینفع الناس بجائے بخل کے عام قوم اور
پبلک کو نفع پہونچائے ؎

المعلن

حکیم محمود صمدانی